

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

سوہواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 15 اکتوبر 2019ء بروز منگل بمقابلہ 15 صفر المظفر 1441 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	30
3	رخصت کی درخواستیں۔	54
4	تحریک التوانہ 1 مجاہب: جناب ثناء اللہ بلوج، رکن اسمبلی۔	57

## ایوان کے عہدیدار

اپنیکر میر عبدالقدوس بزنجو  
ڈپٹی اپنیکر سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔ جناب صدر حسین  
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبدالرحمن  
چیف رپورٹر۔۔۔۔۔ جناب مقبول احمد شاہوانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 15 اکتوبر 2019ء بروز منگل بہ طابق 15 صفر المظفر 1441 ہجری، بوقت شام 04:00 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن بنحو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا يَاهَا إِلَّا إِنْسَانٌ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَذُّ حَا فَمُلْقِيْهِ ط ۝ فَإِمَّا مَنْ أُوتَىٰ كِتَبَهُ يَمِينُهُ ط  
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ط ۝ وَيُنَقِّلُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ط ۝ وَإِمَّا مَنْ أُوتَىٰ كِتَبَهُ  
وَرَأَهُ ظَهِيرَهُ ط ۝ فَسَوْفَ يَدْعُوَا ثُبُورًا ط ۝ وَيَصْلِي سَعِيرًا ط  
إِنَّهُ كَانَ فِيٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ط ۝

﴿پارہ نمبر ۳۰ سورۃ الانشقاق آیات نمبر ۲ تا ۱۳﴾

ترجمہ: اے آدمی تجوہ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہ سہ کر پھر اس سے ملتا ہے۔ سوجس کو ملا اعمالنا مہ اس کا داہنے ہاتھ میں۔ تو اُس سے حساب لیں گے آسان حساب۔ اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمالنا مہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ سو وہ پُکارے گا موت موت۔ اور پڑے گا آگ میں۔ وہ رہا تھا اپنے گھر میں بے غم۔ اُس نے خیال کیا تھا کہ پھر کرنہ جائے گا۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی۔ ثناء صاحب۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔ سر آپ بلوچستان کے ان اہم اداروں کے سربراہوں میں سے ایک ہیں۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں۔ ہم سب کے نوٹس میں یہ بات آنی چاہیے کہ ایک انتہا ہی شرمناک واقعہ۔ جو بلوچستان کا تاریخی جامعہ ہے۔ بلوچستان یونیورسٹی جس کو کہا جاتا ہے۔ بلوچستان یونیورسٹی میں طلبات کو systematically کافی عرصے سے بلیک میل کرنے کی یہ کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ جس میں ایک بہت بڑا مفہوم ہے۔ جس میں بلوچستان یونیورسٹی کے انتظامیہ، وہاں کے سیکورٹی اور وہاں پر معمود و سرے بھی جو لوگ وہ اس میں شامل ہیں۔ ہم بلوچستان کے عوام اپنی عزت۔ اپنی غیرت، اپنے values، اپنی روایات کے حوالے سے بہت ہی proud محسوس کرتے ہیں۔ فخر محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں گو کہ ہمارے ہاں غربت ہے۔ ہمارے ہاں پسمندگی ہے۔ تعلیم کی کمی ہے۔ لیکن ہمارے روایات۔ ہماری جو ہے اپنے لوگوں کے ساتھ اُنکو عزت و احترام دینے کا طریقہ بالخصوص ہمارے معاشرے میں بلوچ، پشتون جو بھی ہمارا ہے۔ اور ہمارے دوسرے اقوام جو یہاں ہیں۔ ان معاشروں میں عورت کی جو عزت اور تکریم ہے وہ سب سے زیادہ ہے۔ لیکن بد قسمتی سے۔ کیونکہ ہم نے آہستہ آہستہ اپنے اداروں کو خود بتا ہی کی طرف لے گئے۔ ہم نے میرٹ کی پامالی کی۔ بلوچستان یونیورسٹی میں گزشتہ دس سال سے کوئی بھی اہم عہدے پر اشخاص کی۔ اکیڈمیاں کے لوگوں کی یاباقی مکمل میں جو تعیناتیاں ہوئیں۔ وہ صرف اور صرف political basis پر ہوئے۔ وہاں پر میرٹ کا۔ اُنکے values کا، اُنکے experience کا۔ اُنکے ریجنل، اُنکے ڈسٹرکٹس یا یاتی بلوچستان کے جو بھی علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا slowly gradually ہم نے ایسے کر دیا کہ وہاں سے سارے بلوچستان کے ویباختتم کر دیئے۔ اور یہ جتنی اور وہ اپنے ملازمتوں کی آڑ میں جب ہمارے پورے بلوچستان سے اس وقت بچے اور بچیاں سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے۔ بلوچستان کی پہلی یونیورسٹی ہے 1971ء کے بعد اسکے قیام عمل میں آیا۔ جو پہلی نیب کی حکومت تھی اُس نے اس کو قائم کیا۔ آج اُسکو دنیا میں بہترین مقام ہونا چاہیے تھا۔ لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ آج اخبارات کی شہر خیال یہ بن رہی ہے کہ بلوچستان میں، بلوچستان یونیورسٹی میں طلباء کو بلیک میل کرنے کے حوالے سے یہ سب سے آگے۔ پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں اتنا بڑا اسکینڈل آج تک رونما نہیں ہوا۔ آپ سو شل میڈیا پر دیکھ رہے ہیں۔ والدین میں ایک بہت بڑا panic ایسا خوف وہ رہا۔ اس پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح جو طلباء ہیں، طالبات ہیں، اُن میں خوف وہ رہا ہے۔ اور یہ کافی عرصے سے ہوتا آ رہا تھا۔ اب اس میں آپکو جناب والا! کیونکہ یہ

sensitive forum ہے۔ یہ باتیں باہر جاتی ہے۔ میں بتانے نہیں چاہوں گا۔ بلکہ کچھ لوگوں نے ہمیں approach بھی کیا۔ جو ویڈیو زبانی ہیں یا جن لوگوں نے اپنے کمروں میں کیمرے لگائے ہیں۔ یا سوشل میڈیا کا WhatsApp کا کس طرح غلط استعمال ہوا ہے۔ اور کس طریقے سے ان بچیوں کو جو ہے مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ اگر کوئی ایڈیشن لینے کیلئے پیپروں میں زیادہ نمبر لینے کیلئے۔ یا کسی ایک ڈیپارٹمنٹس سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں جانے کیلئے یا کسی tour کیلئے جو ہے انکو اس طرح کی جو ہے جال میں پھنسائے جانے کی کوشش کیجاتی تھی کہ جناب والا! آپ کو یہ فائدہ دیں گے۔ اگر اس کے بد لے میں آپ اپنی عزت، اپنے روایات compromise کریں۔ تو یہ تو آفریں ہے کہ بلوچستان غیرت مند فرزندوں کی سرزی میں ہے۔ اور آپ کو یاد ہو گا بلوچستان میں دس، پندرہ سال سے جو شورش چل رہی ہے۔ یہ ڈاکٹر شازیہ کی کیس کی وجہ سے ہوا تھا۔ جب ایک بچی کیلئے بلوچستان میں دس سال تک آگ لگ سکتی ہے۔ ایک خاتون کی عزت کیلئے بلوچستان میں اتنا بڑا شور بر باہو سلتا ہے۔ جس میں یہ سارے بلوچستان میں لوگ احتجاج پر کل آئے تھے۔ یہاں تو ہماری سینکڑوں بچیوں کی عزتیں داؤ پر لگائی گئی ہے۔ انتظامیہ اس وقت مکمل طور پر سوچل میڈیا پر جوابات دے رہی ہے کہ جی ہم تحقیقات کر رہے ہیں۔ ابھی تک F.I.R درج نہیں کیا ہے۔ F.I.A کے حکام یہ کہتے ہے کہ گزشتہ تین مہینے سے ہم نے تحقیقات کیئے ہیں۔ اور تحقیقات mature ہو گئی ہے۔ اسی لیئے اس اسکینڈل کو بے نقاب کیا گیا۔ اور ہم ان پر ہاتھ ڈالنا چاہ رہے ہیں۔ کچھ اور طاقتور طبقے کو شش یہ کر رہے ہیں کہ جی انکانہ F.I.R کاٹا جائے۔ نہ انکی ملازمت ختم کی جائے۔ تو ایسا لگ رہا ہے کہ ہماری اتنی باغیرت، عزت مند۔ ہماری عورتوں کی جو ہے وہ اس طرح کا ایک اسکینڈل بہت بڑا بلوچستان میں سامنے آئے۔ اور ہم دو اور چار آفیسرز کو یادیں یا بیس آفیسرز ہیں، انکے خلاف ہم F.I.R کاٹنے سے بھی کترارہے ہیں۔ انکو ملازمتوں سے برخاستگی پر بھی ہم کترارہے ہیں۔ یہ ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں ہمارے لیئے یہ کوئی بات ہی نہیں ہے۔ یہ معمول کی بات ہے۔ جس نے کیا ہے ہم دیکھیں گے۔ تحقیقات کریں گے۔ جناب والا! یہ چوری نہیں ہے۔ یہ اگر چوری ہوتا بھی اس کیلئے تحقیقات ہونی چاہیے تھی۔ آپ نے یہ مارے پاس یہ laws اپڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے harassment کے حوالے سے laws اتنا ہے ہیں۔ ان سارے laws کو اگر آپ دیکھیں۔ اس میں ---- آپ کا جو ہے harassment کے حوالے سے جو سیکشن ہے 5 اور 9۔ پاکستان پینل کورٹ کا 1860ء اور اسی طرح جو ہے ہمارے protection کے حوالے سے ہے۔ پھر Balochistan against harrassment of women at work place. اب work place سے مراد

ایجوکیشن place بھی ہو سکتا ہے۔ یا ایک 2016ء ہم نے یہاں سے پاس کیا ہے۔ ان سب کی روشنی میں دیکھا جائے اُنکے خلاف فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ صرف اُس یونیورسٹی اور اُسکی انتظامیہ پر جو ہے اس بات کو ہم اب نہیں چھوڑ سکتے۔ کہ وہ بیٹھ کر تحقیقات کریں۔ اور وہ اپنے آپ کو ثابت کروائیں کہ وہ پاک صاف ہے۔ کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اگر یہ تحقیقات اچھے ماحول میں نہیں ہوئے۔ اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کے حوالے سے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں۔ جو ان بچے اور بچیوں کو ہم سب کے نام خفیہ میں رکھیں گے۔ ہم کسی کے نام کو عیاں نہیں کریں گے۔ آپ سیکرٹریٹ میں ایک اپیشل نمبر، ایک اپیشل سپیس اور پلیس سیکرٹری صاحب کے توسط سے قائم کریں۔ ایک کمیٹی جو دوسرے تین یا چار افراد پر مشتمل ہو۔ تا کہ وہ آکرا اس کمیٹی کے سامنے اپنی تکلیف۔ اپنی مشکلات یا وہ خوف و ہراساں کرنے یا جنسی ہراساں کرنے کا جو عمل اُنکے ساتھ ہوا ہے۔ جو بھی اُنکے ہے وہ اس کمیٹی کو بتا سکیں۔ ہمارے آنے والی نسلیں۔ ہماری بچیاں اب اسکوں جانا چھوڑ دیں گے۔ ابھی یونیورسٹیوں میں داخلہ لینا چھوڑ دیں گے۔ اور ایک اس کی ایک وجہ ہے جناب والا! اب میں اسکو connect کرتا ہوں۔ کیونکہ بات مختصر ہے۔ یہ آپ کو یاد ہو گا کہ مارچ 23، 2018ء کو ایک فیصلہ ہوا۔ یہ نوٹیفیکیشن کی کاپی ہے 20 مارچ 2019ء۔ Ban on any political and organizational functions in the colleges of the province.

ہم ہمیشہ یہ کہتے تھے دنیا کے تمام مہذب ملکوں میں طلباء یونیورسٹی قائم رہتے ہیں۔ میں طلباء سیاست کی بیدار ہوں۔ جب طلباء سیاست کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں یہ بچیاں اُس وقت بھی پڑھتی تھیں ہمارے بہنیں۔ ہم جب اسٹوڈنٹ لیڈرز ہوا کرتے تھے۔ دوسو، دوسو کے ہمارے سرکلز ہوا کرتے تھے۔ وہ عزت مند، غیرت مند، شریف گھرانے سے آنے والی بچیوں کی طرف کوئی نظر اٹھا کر دیکھنیں سکتا تھا۔ اسی طرح ہمارے باقی طلباء تنظیمیں تھیں۔ تو ہم جب، ہم نے یونیورسٹیز میں سے اُس کی روح اُسکی جب اُسکا معیار ہوتا ہے اُس کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یونیورسٹی کو ہم اپنی مرضی سے کنٹرول کریں گے۔ بچے اپنی مرضی سے سوچ نہیں سکتے۔ بچیاں اپنی مرضی سے سوچ نہیں سکتے۔ آپ نے اسٹوڈنٹس یونیون پر پابندیاں لگادی ہے۔ کافی عرصے سے۔ ضیاء الحق کے legacy اے۔ جو جمہوری حکومت پر 2019ء میں اس حکومت نے قائم کر دی تھی۔ میں اُس وقت بھی اٹھا تھا۔ ابھی بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر وہاں پر طلبہ یونیون ہوتے۔ کوئی یہ جو دو بلکے کے ملازم میں جنہوں نے یہ حرکت کی ہے۔ ہمارے ماوں، بہنوں کی عزت، غیرت اور ہمارے ولیوز اور ہمارے روایات کو پاہال کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ اچھے طاقتور طلبہ تنظیمیں اور یونیون وہاں پر موجود ہوتیں۔ تو شاید وہ یہ جرات نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں پر چند سیکورٹی فورسز کے الہکاروں کو دیکھ، کربند کمرے میں انہوں نے وہ حرکتیں شروع کی ہیں جس پر پوری

دُنیا جو ہے بلکہ ہم جو ہے ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو اس contexts میں دیکھنا چاہیے۔ پورے بلوچستان میں کہیں کہتے ہیں ملازمین کو کہ جی آپ WhatsApp استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ طلباء کو کہتے ہیں آپ سیاست کرنا چھوڑ دیں۔ آپ معاشرے میں قابل فہم لوگ پیدا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ آئن اسٹائن کیسے پیدا کریں گے۔ آپ دُنیا کے بہترین لوگ اُس وقت پیدا کر سکتے ہیں جب آپ نوجوانوں میں critical thinking promote کریں۔ اور critical thinking اچھی ایجوکیشن سے، طلباء سیاست سے آسکتی ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ملکل اُس کے ساتھ interlinked ہے۔ یہ تو ابھی ایک یونیورسٹی کالا و اپڑا پھٹا ہے۔ باقی کتنی یونیورسٹیاں آئیں گیں؟ اسی کے ساتھ جناب والا! آپ کو یاد ہو گا دو، تین دن سے سو شل میڈیا پر کافی ایک خبر چل رہی ہے۔ جس میں یہ اردو کی چوتھی جماعت کی کتاب ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک نے چھاپ دیا ہے۔ گوک میری تحریک التواء کافی دنوں سے پڑی ہوئی ہے۔ جس پر ہم نے بحث کرنا ہے بلوچستان میں Curriculum کو۔ کہ آیا ہم ایک ایڈوانسڈ، ماؤن، فارورڈ ٹھنڈنگ۔ ایک اپنا بلوچستان میں یاسلپس متعارف کرنا چاہتے ہے لبرل پروگریسو۔ جس میں آئندیا ز ہوں۔ لوگ جو ہیں انسانیت، محبت، امن، بھائی چارہ، سامنہ، ٹیکنالوジ۔ دُنیا اتنی تیزی سے جارہی ہے۔ یہاں ہم ابھی تک اپنے بچوں کو مطلب یہ قرون وسطی میں بھی اس طرح نہیں ہوتا تھا کہ آپ اپنے بچوں کو جو ہے تقسیم در تقسیم کے بارے میں پڑھائیں۔ آپ اپنے بچوں کو جو ہے یہ پڑھائیں کہ جی بلوچ جو ہے وہ ایک قوم نہیں ہے۔ بلوچ جو ہے کوئی دس قوم ہیں۔ اس سے آپ کسی ایک شخص کی ڈھنی تیکین تو ہوئی ہو گی۔ یہ انگریز نے یہ سازش کی بلوچستان کے لوگوں کو تقسیم کرنے کہ جی یا الگ ہے۔ وہ الگ ہے زبان کی بنیاد پر۔ میں دوبارہ اس فورم پر بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچ وہ خوش قسمت قوموں میں سے ایک قوم ہے۔ جس میں سات زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہم بلوچ ایک identity ہے۔ بلوچ زبان نہیں ہے۔ بلوچ ایک معیار کا نام ہے۔ بلوچ ایک روایت کا نام ہے۔ ایک ویلیو یہی ہے کہ تمام ہمسایوں سے محبت۔ ہمسایہ برادر قوموں سے محبت۔ امن، ترقی، تغیر، خوشحالی، انصاف، عدل۔ یہ ساری چیزیں ہیں۔ آج ایک ٹیکسٹ بک والے اس کو لکھتے ہیں کہ جی بلوچ جو ہے۔ بلوچستان میں تین قومیں رہتی ہیں۔ بلوچ قوم۔ براہوئی قوم اور پشتون قوم۔ تو یہ دوبارہ سے وہی سازش شروع کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ جہاں انگریز دوسو سال پہلے کر کے نا کام ہو گئے۔ انہوں نے وہ chapter close ہی کر دیا۔ انکو پڑتے تھا یہ چل ہی نہیں سکتا یہ کام۔ divided and rule والی پالیسی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک اپیٹل کمیٹی بنائیں۔ ان لوگوں نے جو یہ، اگران سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔ یہ ساری کتابیں مار کیٹ سے اور تمام اسکولوں سے اس کو فوری

طور پر recall کیا جائے۔ واپس بُلایا جائے کہ اس سلسلہ میں لوگوں کو نفرت۔ لوگوں کو تقسیم در تقسیم کی بتیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اسکو آپ وہاں سے واپس کروائیں۔ اور اس کے حوالے سے کمیٹی بناؤیں۔ میرا کیری کولم پر ایک ڈیمل adjournment motion پڑا ہے۔ بعد میں ہم بتائیں کہ ہمیں میتحہ، سائنس اور دینیات، معاشرتی علوم میں کیا چیزیں ڈالنی چاہیے۔ ہمیں اپنی یہ ثقافت کے حوالے سے کیا چیزیں ڈالنی چاہیے جو پاکستان سمیت، بلوچستان سمیت امن کو، پیار کو، محبت کو اور بھائی چارے کو promote کر سکیں۔ تو جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ براہ کرم یہ بلوچستان یونیورسٹی کے واقعہ کو serious لے لیں۔ اس پروفوری طور پر ایک کمیٹی کی تشکیل کریں۔ اور انکر ترجیح کریں۔ آپ رونگ دیں اُن بچوں، بچیوں کو۔ اُنکی حوصلہ افزائی کریں کہ یہ دروازہ۔ یہ عدل کا دروازہ ہے۔ یہ جو ایوان ہے یہ لوگوں کو انصاف فراہم کرنے والا ایوان ہے۔ اور ادارہ ہے۔ یہاں پر بلا خوف و خطر کسی سیکورٹی فورسز کے۔ کسی دی سی کے۔ کسی دوسرے کے خوف و خطر کے بغیر یہاں آجائیں۔ کیونکہ آپ نے ابھی بھی اُنکو یونیورسٹی انتظامیہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تو شاید یہ بچوں کا مسئلہ حل نہیں ہو۔ Thank you جناب اسپیکر۔ صرف آخری کچھ ہمارے مہمان آئے ہیں۔ خاور ممتاز صاحب ہیں۔ ہمارے جو خواتین کمیشن پاکستان کے چیئر پر سن آئی ہیں۔ اُنکو انکے مہمانوں کے ساتھ میں خوش آمدید کہتا ہوں بلوچستان اسمبلی میں۔ Thank you۔

**جناب اسپیکر:** جی اسد بلوج صاحب۔

**جناب اسد اللہ بلوج (وزیر سماجی بہبود):** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جو ایک اہم نقطہ پر انہوں نے جو بات کر رہے تھے۔ اخبار یا TV مختلف ریڈیویز کے حوالے سے مجھے کافی ڈکھ ہوا۔ بہت صدمہ ہوا۔ بلکہ پورے بلوچستان کے باغیرت جو بلوج ہیں یا بلوچستانی ہیں۔ پشتوں ہو۔ بلوج ہو یا ہزارہ ہو۔ سیٹلر ہو۔ سب کوڈ کھتو ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** آذان ہو رہی ہے۔

(آذان عصر۔ خاموشی)

**وزیر برائے سماجی بہبود:** جناب اسپیکر! بلوچستان کی اپنی تاریخ ہے، اپنی روایات ہیں۔ اس تاریخی سرزی میں کافی جنگیں لڑی گئی ہیں۔ بلوچستان کے عوام نے اپنی شناخت کو برقرار رکھنے کے خاطر ہر وقت ایسے عمل جو بلوچستان کی روایت کے تاریخ کے خلاف رہی ہے، ایک ہو کے اُن کے بہتر پوزیشن میں جواب دیں۔ ہمارے لوگ مختلف اضلاع سے آتے ہیں، علم حاصل کرنے کیلئے۔ یہ ایک درس گاہ ہے۔ یہاں آدب، اخلاق، انسانیت کی درس دی جاتی ہے۔ اور یہاں سے جو لوگ فارغ ہو کے پھر اپنے ڈسٹرکٹ یونین کو نسل

اور گلیوں میں جاتے ہیں۔ تو ان کی دنیا کی اُس روشنی کو پھیلانے کیلئے جاتے ہیں۔ لیکن یہاں جن لوگوں نے یہ کوئی ڈرائیور نے یہ کام نہیں کیا ہے، کوئی چپڑا سی نے یہ کام نہیں کیا۔ عام بازاری نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر ایسے بڑے ہمارے اداروں میں اس طریقے سے کوئی message جاتی ہے، تو سوائے ہمارے علاقوں میں مالیوں کے اور علم کے حوالے سے وہ اپنے بچیوں کو کل اس یونیورسٹی میں پڑھنے کیلئے آور ان سے کوئی نہیں آیا گا، پس بجور سے کوئی نہیں آیا گا۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو کھڑی سے کھڑی سزا ہونی چاہیے۔ اس پر compromise نہیں ہوگا۔ بلوچستان میں اگر ایسے لوگوں کو معاف کیا گیا۔ ان کی حوصلہ افزائی ہوئی، تو کل ایک سلسلہ ہوگا اور یہ ایسے سلسلے چلتے رہیں گے۔ پورے پاکستان ہمارے لئے ادارے قبل احترام ہیں۔ لیکن پنجاب میں کوئی چیز ہضم ہو سکتی ہے۔ باقی صوبوں میں ہضم ہو سکتی ہے۔ ایسے چیزوں میں بلوچستان میں تو تاریخی طور پر بڑے جنگیں لڑی گئی ہیں۔ یہاں کے حالات کل خراب ہونگے اسی سے۔ یہ کیا متعین دینا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں اس ملک کے پاکستان کے نہ دوست ہیں نہ بلوچستان سے ان کو محبت ہے۔ نااں یہاں کے تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں۔ صرف ایک مافیا ہے یہ۔ اور ایسے مافیا کو کھڑی سے کھڑی سزا ملنی چاہیے۔ میں اپنی پارٹی کی جانب سے، بلوچستان کے تمام قبائلی اور با غیرت عوام، لوگوں کی جانب سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں آپ سے request کرتا ہوں جیسے ثناء نے کہا یہ ہاؤس کی متفقہ طور پر ایک کمیٹی بننے۔ اور ان کو سزا ملنی چاہیے۔ تاکہ دوسرا لوگ ایسا عمل نہ کریں۔

**جناب اسپیکر:** حج شکریہ۔ حج نصر اللہ خان زیرے صاحب۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** شکریہ جناب اسپیکر!۔ یقیناً جو واقعہ ہوا یونیورسٹی میں ایف آئی اے نے اُس کی تحقیقات کی ہیں۔ جناب اسپیکر! اتنا المناک واقعہ ہے۔ اتنا خوف وہ راس پھیلا ہے، ہمارے سوسائیٹی پر، بالخصوص خواتین پر، طالبات پر، کہ اب والدین اس بات پر مجبور ہیں کہ اپنے بچیوں کو وہ یہ یونیورسٹی نہ بھیجیں۔ جناب اسپیکر! آپ کو یاد ہے کہ جب ون یونٹ تھا تو یہاں میٹرک کا امتحان بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ ہمارے اسٹوڈنٹس ملٹان جاتے تھے۔ پھر ون یونٹ کے خاتمے کیلئے ہمارے زماء نے صرف ون یونٹ کے خاتمے کیلئے خان عبدالصمد خان اچکزئی شہید نے 14 سال قید با مشقت کا جیل انہوں نے کاٹا۔ اور ان تمام قربانیوں کے بعد آخر کار وون یونٹ ٹوٹا اور ان صوبوں کا قیام عمل میں لا یا۔ اور اُس کے بعد اس یونیورسٹی کا قیام

عمل میں لایا گیا۔ ہمارے اُن قریبائیوں کے بعد ان اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لیکن آج اُس یونیورسٹی میں جب آپ جائیں گے ظاہر تو راشو شہ ہے اور پرسے، بڑی جو ہیں کھیاریاں لگی ہوئی ہیں رنگ و رونگ ہے۔ لیکن کیا اُس کا اکیڈمک ماحول اس طرح ہے، ہر گز نہیں کوئی وہاں پر ریسرچ نہیں ہو رہا ہے۔ کوئی پی ایچ ڈی پاس نہیں ہو رہا ہے۔ کوئی ایم فل کے students ہیں۔ اور اس پر تو رایہ ہے کہ وہاں پر اب ہمارے بچیوں کے جو ویڈیو سینٹر انہوں نے بنائیں۔ یہ ایک ایسی سوسائٹی ہے قبائلی خداخواستہ اگر کسی بچی کا کوئی ویڈیو سینٹر آگیا سو شل میڈیا پر تو کیا اُس فیملی کا کیا ہو گا، کیا اس سے دشمنیاں نہیں ہو گی، کیونکہ ایسے ما فیا لوگوں کو بھٹایا گیا ہے۔ کن اُن کی support ہو رہی ہے، یونیورسٹی آج ایک علم و دانش کی جگہ معلوم نہیں ہو رہی ہے جناب اسپیکر! وہ پوری آپ کا ایسا لگ رہا ہے جیسا کہ آپ کسی کینٹ میں جا رہے ہو۔ فورس کی فورس وہاں پڑی ہوئی ہیں لیکن اس تمام فورس کے باوجود وہاں پر اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! میرے دوست نے صحیح کہا کہ جب میں خود وہاں پر طالب علم رہا ہوں۔ میں خود ایک آر گنا نر زیشن کا مرکزی سیکرٹری رہا ہوں۔ میرے ساتھ ثناء بھائی تھے یہ تمام دوست جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں یہ سارے ہم تھے۔ آپ یقین کریں کہ کوئی جرات نہیں کر سکتا تھا کہ کسی female students کو وہ دیکھ سکیں۔ ایسا وہاں پر discipline کی وجہ سے ان آر گنا نر زیشن کی کوشش کی گئی کہ ان آر گنا نر زیشن کو ان student union کو ختم کیا جائے اور یونیون کو ختم کرنے کی کوشش کی اور اس کا یہ ہوا کہ آج وہاں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ ویڈیو سینٹر بن رہا ہے۔ کروں میں کیمرے لگائے گئے ہیں بچیوں کو بلیک میل کیا جا رہا ہے، یہ سب کچھ معزز عدالت ہائی کورٹ کے حکم پر ہوا ہے۔ اُن کے پاس سب کچھ پڑا ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی اس قیچی عمل ملوث ہے چاہے جو بھی ہو، اُس کے خلاف فوری طور پر ایکشن ہونا چاہیے۔ اور اس ہاؤس کی کمیٹی بنی چاہیے آج۔ جناب اسپیکر! ٹھیک ہے آپ اسپیکر ہو، Custodian ہو لیکن آپ کے اختیارات ہیں آپ بناسکتے ہو کمیٹی۔ اس ہاؤس کا آپ بناسکتے ہو۔ اور جا کر کے وہ ان تمام صورتحال کا جائزہ لے لیں تاکہ ہم اپنے عوام کو اپنے والدین کو اپنے بچیوں کو وہ تسلی دے سکیں، کہ یہاں بیٹھے ہوئے نمازیدے آپ کے حق میں بولنے والے ہیں۔ thank you جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی میڈم۔

**محترمہ شکلیلہ نوید قاضی:** جناب اسپیکر! یہ جو واقعہ رونما ہوا اور کورٹ کے آڑوں کے مطابق باقاعدہ سا بھر کرامم ایک برائج ہے اور ایک وفاقی برائج ہے، جس نے اس کی انوٹی گیشن کی۔ منظر عام پر لائے، میڈیا نے اس کو کورٹج دی، وہ بھی ایک زمہ دار ہمارا میڈیا ہے اُس نے کورٹج دی۔ اور اُس کے بعد ان پر یعنی مسلسل pressurize کیا گیا کہ آپ اپنا statement change کر دیں۔ مجھے یہاں پر کمیٹی بننے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن جناب اسپیکر! وہ کون سے عوامل ہیں، وہ کون سے elements ہیں جو ہمارے بلوچستان کو اس نجح تک لے آئے ہیں۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے اس سے پہلے وہ میونیورسٹی میں اس طرح کا واقعہ ہوا دبایا گیا۔ آپ کے بی ایم سی کا recently واقعہ ہوا، اور ہمارے پچیاں روڈوں پر آکے پڑھی ہیں۔ یہاں پر ایک ذمہ دار نے کہا کہ آپ لوگ اپنے facebook پر videos بنانے کیلئے۔ خدارا! ان بچیوں کو، آج ہم دس کمیٹیاں بنالیں، دس انوٹی گیشن کر لیں جب سزا اور جزا ہم نہیں دے سکتے تو کیا فائدہ ان کمیٹیوں کے بننے کا۔ کیا اُن ماں، بابا اور اُن بچیوں کا ہم اعتماد واپس حاصل کر سکتی ہیں اس فورم سے؟۔ آپ دس کمیٹیاں یہاں بیٹھ کر کے بنالیں، اگر میری بیٹی اُس میونیورسٹی میں پڑھتی ہیں، آپ کی بیٹیاں پڑھتی ہیں تو کیا کل کے دن آپ کا اعتماد بحال ہوگا۔ آپ لے جاسکتے ہو۔ دوبارہ آپ اپنی بچیوں کو اُس میونیورسٹی میں لے جاسکتے ہو، جو پہلے، جیسے ایک بھائی نے کہا کہ رنگ دروغن ہے۔ وہاں پر ہوش کی بچیاں شام کے بعد نکلتی ہی نہیں ہیں۔ وہ میونیورسٹی جو سرکلز تھے، وہ سٹوڈنٹس آر گنائزیشن جو بیٹھ کے ہمیں تعلیم کے طرف لے جاتے تھے۔ ریسرچ کی طرف لے جاتے تھے۔ ہمیں کتابیں دی جاتی تھیں کہ آپ کی راہنمائی ہوگی آپ اس کتاب کو پڑھ لیں۔ میں خود بی ایس اوسے، یہی اُسکی پیداوار ہوں۔ آج اگر میں آواز اٹھا سکتی ہوں مجھے خود پر اعتماد ہیں، تو ہم اُس سرکل کی پیداوار ہیں اُس نے ہمیں تعلیم دی۔ اُس نے ہمیں دشمنوں کو نہیں کہا۔ آج آپ دس کمیٹیاں بنالیں آپ بن جائے اُس کمیٹی میں وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ میں اس پر ایکش الوں گا۔ لیکن کیا ہم اُن والدین کا دوبارہ اُن کا اعتماد بحال کر سکیں گے؟۔ کیا ہم اُن بچیوں کا دوبارہ اُن کا اعتماد بحال کر سکیں گے۔ کوئی بھی اپنی بچی کو دوہاں بھیجنے کیلئے آپ خداراء اپنے الوں پر ہاتھ رکھیں کہ کوئی اپنی بچی کو دوبارہ اُس میونیورسٹی کو داخلہ دلوانے کیلئے agree ہوگا؟۔ ہمیں ایکشن پر جانا چاہیے۔ ہمیں ایکشن لینا چاہیے۔ کون سے عوامل ہیں۔ میونیورسٹی آف بلوچستان میں ہمارے تنظیمیں جو ہیں ناں اُن کو ختم کر دیا

گیا۔ ان کو ban کر دیا گیا۔ declare کیا گیا کہ ڈھنگر دی کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی آف بلوچستان سٹوڈنٹس آر گنا نر زیشن ایک بنی ہوئی ہے VC کی بنی ہوئی ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے حقائق کی طرف جائیں آپ حقیقت بیان کریں۔ ہمیں نہ یہاں پر یعنی defend کرنا چاہیے اس وقت ان پر جو گزر رہی ہے، میں ان کا نہیں سوچ سکتی ہوں، وہ بچیاں آیا ہمارے سامنے آئیں گی یا نہیں آئیں گی۔ ساہبِ کرام جب کہ ایک ذمہ داری سے بول رہا ہے کہ ہوا ہے۔ اُس کو آپ statement change کروار ہے ہو۔ ایک ذمہ دار نیوز دے رہا ہے کہ یہ ہوا ہے۔ لوگ کپڑے گئے ہیں اس میں کوئی چیز اسی involve نہیں ہوگا۔ اس میں کوئی نائب قاصد involve نہیں ہوگا اس میں بہت بڑے ہاتھ ہیں، جو اتنی بڑی چھاؤنی وہاں پر بنتی ہوئی ہیں ان سے توجاکے پوچھئے کہ اگر سیکورٹی دینا ہے تو کوئی سیکورٹی، کوئی سٹوڈنٹس اسلحہ لیکے وہاں یونیورسٹی میں گھوم رہے ہیں، سب کتابوں کے ساتھ جاتے ہیں، تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں، ایک طرف سے ہم کس طرف جا رہے ہیں ان عوامل کو دیکھیں کہ خدارا! بلوچستان کو ہم کہتے ہیں کہ آگے لے کر کے جا رہے ہیں۔ ہم کیا کرنے create کرنا چاہ رہے ہیں، اپنے لوگوں کے mindset میں ہم کہاں سے کہاں لانا چاہ رہے ہیں، یہ تعلیم یافتہ بلوچستان پڑھا لکھا بلوچستان، اسکے نعرے ہم سب لگاتے ہیں، کمیٹی بنالیں، وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ میں تحقیقات کروں گا باقیوں نے کہا۔ لیکن وہ تحقیقات کیا ہونگے۔ آج ویسی صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں تحقیقات۔ آپ بیٹھے ہو، آپ کی موجودگی میں ہوا ہے۔ تو آپ کیسے اُس تحقیقات کا part بن سکتے ہو۔ فی الفور آپ VC کو ہٹائیں، simple result آپ نکال دو اس کو۔ پھر آپ کمیٹی بنائیں، پھر آپ transparency کی بات کریں، جو ذمہ دار جو بندہ وہاں پر اتنے اعلیٰ عہدے پر بیٹھا ہے، اُس کی موجودگی میں اگر یہ ہو رہا ہے۔ تو میرا نہیں خیال کہ یہ تحقیقات ہو یا دس کمیٹیاں بنائیں تو transparency نہیں ہوگی، جب تک اُس کو سائیڈ لائن نہ کیا جائے۔ تو اس فورم پر میری ایک ماں، ایک بہن، ایک بیٹی کی حیثیت سے request ہے، ہمیں اس طرح کی چیزوں کو کنٹرول کرنا چاہیے، اُس کو آپ سائیڈ لائن کر دیں۔ اور جو عوامل ہیں اس میں، ملوث ہیں ان کو آپ باقاعدہ منظر عام پر لائیں گے۔ شکریہ۔

جناب اپیکر: شکریہ۔ جی فضل آغا صاحب۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** شکریہ جناب اپنیکر! - بسم اللہ الرحمن الرحيم - آج کا جو issue ہے، یہ بڑا دل دھلا دینے والا افسوسناک اور بہت ہی heavy heart سے بات کروں گا۔ کہ اس میں پورے بلوچستان کے غیرت کو لکارا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہمارے تعلیم کے پیشافت پر ایک بہت بڑی سازش ہے، یہ ہمارے جو conservative ہماری سوسائٹی ہے پہلے ہم اپنے خول سے نہیں نکلتے ہیں۔ اور اپنے پرده داری کی وجہ سے یہ اُس کے اوپر ایک بہت بڑا war ہے اور یہ ہمیں مزید پسمندگی اور بے خواندگی کی طرف دھکلینے کیلئے ایک سازش ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اس کے پیچھے بہت لمبے ہاتھ ہو سکتے ہیں، کیونکہ ایک individual کا یہ مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے سب کا غیرت کو لکارا ہے۔ بلوچستان کے اپنے روایات ہیں، ہمارے اپنے culture ہے، ہمارے اپنے سوسائٹی ہیں، ہمارے ایک شرم و حیاء ہے اور یہاں پر اگر یہ مسئلہ ہوا ہے تو یہ کوئی چھوٹا موقوت قتل نہیں ہے، کوئی چھوٹی موٹی واردات نہیں ہیں، کوئی چھوٹا موٹا ڈاک نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے ہمارے پرده داری پر ڈاکہ ڈالا ہے اور پورے صوبے کے پرده داری پر ڈاکہ ڈالا ہے، اور اس کے لئے کوئی معمولی قسم کی انکواریاں جس طرح کے ہمارے صوبے یا ملک کے روایات ہیں کہ کمیٹی بن گئی اور جناب وہ کنڈی لائیں گئی اور لوگ بات کو بھول گئے۔ اس مسئلے کو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے توسط سے بھی اور یہ پورا ہاؤس کی طرف سے کوئی پرزوز قسم کی قرارداد بھی آئی چاہیے۔ اور اس معاملے کا اُس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑنا چاہیے، گورنمنٹ کو اس کی بیخ کرنی تک اور اس کے اخري ریشے تک نہ پہنچا جائے کہ یہ سازش کہاں سے ہو رہی ہے یہ ایک دو کی سازش مجھے نہیں لگتی ہے۔ یہ بہت بڑی سازش ہے اور بلوچستان کو پسمندگی اور علم کی روشنی سے دور کھنے کی سازش ہے، کیونکہ جس طرح جذباتی ہم لوگ اپنے شرم اور حیاء سے ہیں، وہ ساری دنیا پر عیاں ہیں۔ اور اس طرح ساتھیوں نے جس طرح فرمایا کہ والدین کے دلوں میں بھائی اور بہنوں کے دلوں میں ایک خوف بیٹھا دیا گیا ہے۔ اور اب لوگ تھوڑا بہت آنے شروع ہو گئے تھے، علم کی طرف پسمندگی میں دھکلینے کی ایک سازش ہو رہی ہے۔ اس کو اس طرح سادہ نہیں لینا چاہیے کہ جناب یہ پر ڈگی، بے پر ڈگی ہو گئی ہیں، دو یا چار اباش لوگوں نے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایک بہت بڑی سازش ہے اس کی طرف پوری توجہ دینی چاہیے۔ اور ایک تو یہ سازش کو بنے نقاب کرنا چاہیے۔ اور دوسری یہ ہے کہ جو لوگ اس کا رہے خیری میں کافر فرماتھے اور ان کو وہ سزا ملنی چاہیے جو پھانسی کے سزا تک جانے چاہیے۔

-چھوٹی موٹی سزا نہیں پورے معاشرے کے اوپر پورے سوسائٹی کے اوپر حملہ ہے، ایک تو انسانوں کے اوپر یا دو بہن، بیٹیوں کے اوپر نہیں ہے، یہ ہمارے پورے کلچر پر حملہ ہے۔ اور اس کی بڑی سزا ہونی چاہیے، میں تو ہاؤس میں بات کرتے ہوئے میرا سر شرم سے جھکا جا رہا ہے، خدا خواستہ ہم اور آپ اپنے بہن، بیٹی پر یہ نام ہی برداشت کر سکتے ہیں کہ یہ بے ادبی ہوئی ہے یا بے رُگی ہوئی ہیں کوئی اس طرح کے بات ہوئی ہیں، یہ پورے بلوچستان کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ صرف ان بہنوں اور بھائیوں اور بیٹیوں اور والدین کی بات نہیں ہے جو یونیورسٹی میں ہے بلکہ ہم سب پورے بلوچستان کے عوام کے سامنے ساتھ ہیں اور اگر دوسری طرف سے دیکھا جائے پورے پاکستان کا سر شرم سے جھکنا چاہیے، تو آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ جتنا بھی ممکن ہو اور جتنا جلد ہو سخت سے سخت اقدامات ہونے چاہیے۔ بہت شکر یہ۔

**جناب اسپیکر:** جی ملک صاحب! آپ تو خود ہی اٹھ جاتے ہیں۔ نہیں میں خود نام پکار لیں گا لیکن ابھی کھڑے ہو گئے ہیں تو بولیں۔ جی ملک صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** Students جو ہمارے بلوچستان یونیورسٹی کے وہ اب ہمارے گیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ بھی اس مسئلہ پر وہاں پر اتنی شدت سے اٹھ چکی ہے کہ وہ آج احتجاج پر ہے وہ ہمارے گیٹ پر پینچ چکا ہے، اگر آپ اسمبلی کے ہمارے اپوزیشن کو تو ہم اس موقع پر ملا دیتے ہیں ویسے اکثر حکومت کے لوگ جاتے ہیں، تو ہم بھی انکے ساتھ جائیں گے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں سارے اسمبلی کے میرے خیال میں ممبرز جاتے ہیں۔  
**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** اگر دو چار بندے وہاں پر جائیں۔

**جناب محمد خان لہڑی (وزیر تعلیم):** یہ جو issue 2018ء میں جو ہمارے پہلے ایک حکومت یہاں پر ہوا کرتی تھی انہوں نے اس کو نصاب میں شامل کیا اور موجودہ گورنمنٹ ابھی اسکا جو O.C.N. ہوتا ہے اس کو منسوخ کیا ہے۔ انشاء اللہ 2020ء میں یہ ہمارے چھپائی ہو گئی چہارم کی کتاب اور اسکو اس سے delete کیا جائیگا، یہاں بلوچستان میں صرف جو قویں رہتی ہیں پہلے already blog، پشتوں ہے اور ان کو اسی نام کے ساتھ دوبارہ اسکو نصاب میں شامل کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں کیمیٹی؟ students کا کیا کریں اب؟ ملک صاحب آپ بھی ہو جائیں یہاں پر۔ جی میڈم۔ نہیں میڈم کو فلور دیا ہے۔

محترمہ ماہ جمین شیران (پارلیمانی سیکرٹری): جناب اسپیکر! سب سے پہلے۔

جناب اسپیکر: دیش ہے، ملک صاحب اور زیرے ہیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! میں نے ایک request کی کہ جب کمیٹی بنائیں گے کم از کم۔

جناب اسپیکر: کمیٹی تو بنا لیں گے مسئلہ نہیں ہے وہ دیکھتے ہیں کمیٹی کی ساری چیزیں۔ میرے خیال میں بعد میں دیکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔

محترمہ ماہ جمین شیران (پارلیمانی سیکرٹری صحت): جی! سب سے پہلے Commission status of

Women کی چیئرمیں پرنسن یہاں پر موجود ہیں اُنکو welcome کرتے ہیں بلوچستان یونیورسٹی میں۔ اور دوسری بات

جو ان لوگوں نے اور باتی ہمارے ساتھیوں نے کی ہے یہ جو اس طرح کا واقعہ ہوا ہے بلوچستان یونیورسٹی میں خاص طور

پر اڑکیوں کے ساتھ تو میں بحثیت رکن اسمبلی اور ایک عورت اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں اس چیز کی کیونکہ مجھے پتہ

ہے کہ ہم جو بلوچستان کی عورتیں اور اڑکیاں ہے وہ education میں جو ہیں، پہلے سے پیچھے ہیں باقی صوبوں سے

اور ایک اڑکی جو بلوچستان کے دور راز علاقوں میں جیسے تربت گواردر، جنی اور اُس areas میں وہاں

کے لئے یہاں کوئی پہنچتی ہیں، وہ کس حالات میں پہنچتی ہیں وہ مجھے پتہ ہے کیونکہ میں کسی زمانے

میں student ہوں اور بلوچستان یونیورسٹی میں میں نے education حاصل کیئے۔ یہ بسوں میں چوپیں،

چوپیں گھنٹوں میں سفر کر کے ایک اڑکی پہنچتی ہیں یونیورسٹی میں اور اس کے ساتھ پھر یہ ہوتا ہے تو یہ پھر بہت بڑا جرم ہے

اور اس کی ہم لوگ۔ بلوچستان کو کوئی بھی غیرت مندانہ انسان وہ اس چیز کو قطعی اس کو قبول ہی نہیں کریں گا اس چیز کو۔ یہ

ایک بڑا جرم ہے اور اس کا ہمارے M.C. صاحب نے نوٹس لے لیا ہے، جو بھی اس میں ملوث پایا گیا اُس کو سرا دیا

جائیگا اور سخت سخت سزا دی جائیگی۔ کیوں کہ یہ ہمارے روایات کے خلاف ہے، ہمارے اس طرح کا کوئی، ہم

اپنے عزت کیلئے جنگیں اڑکی گئی ہیں، جانے دی گئی ہیں عزت اور غیرت کیلئے، تو دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر ایک

ادارہ ہمارا قائم ہے اُس میں ombudsperson کا، تو اس میں خاتون محتسپ کو appoint کرنے میں بھی

ہمارے جو credit ہے جاتا ہے گورنمنٹ کو، اور اُس میں یہ ہے کہ آپ کسی کے ساتھ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں کسی

عورت کے ساتھ اس طرح کا غدانا خاستہ کوئی واقعہ ہو تو وہ وہاں پر جا کے اپنا case submit کر سکتی ہیں۔ آگے

جا کے ہم لوگ اس پر کارروائی کریں گے۔ پھر اس پر action لیا جائیگا اور یہ موجود ہے یہاں پر کسی کے ساتھ اس

طرح کا ہوا یہاں پر جناب اسپیکر! اس platform پر کہنا چاہوں گی کہ اس طرح کا ادارہ ہمارے پاس موجود ہے اور

ہمارے گورنمنٹ کو یہ جاتا ہے انہوں نے یہ مقرر کیا اُس کو appoint کیا ہے اور محسوس کیا گیا ہے کہ

جوقہ جرم ہے اس کو جرم قرار دیا گیا ہے یہ Act جو ہے پاس ہو گیا تھا وفاق میں 2010ء میں harassment پھر یہاں آ کے 2016ء میں اور اس کے بعد، ہمارا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے، اس کیلئے میں کہتی ہوں جس کسی کے ساتھ اس طرح کا کوئی واقعہ خدا نا خاستہ ہو جائے تو انکو ہی ہے کہ وہ ہمت کریں آگے آئیں اُسکو چھپائے نہیں، ایک کے ساتھ ہوا انہوں نے چھپایا، دوسرا کے ساتھ ہوا، اس طرح آواز نہیں اٹھائی گئی اس لئے آج یہ اس طرح کا اتنا بڑا scandal ہے آیا تو ہم سب اسکی مذمت کرتے ہیں اور انشاء اللہ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی اس طرح کا، سخت سے سخت انشاء اللہ action لیا جائیگا۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ میدم۔ جی۔

**میر احمد نواز بلوج:** جناب اسپیکر! بلوچستان دہی علاقہ ہے اور اس میں بلوچستان یونیورسٹی میرے خیال میں یہ یہاں جتنے بھی دوست بیٹھے ہیں، چند ایک کے علاوہ کہ وہ باہر بڑھے ہیں مگر اکثریت اسی یونیورسٹی سے ہم فارغ ہیں۔ انتہا ہی شرم کا مقام ہے کہ ہم کل سے یا پرسوں یا 25 دنوں سے مسئلہ چل رہا ہے، میں کل سے یہ جب یہ social media news میں آیا تو مختلف علاقوں میں بے چینی پانی گئی آج صحیح جب میں شہر کی طرف آرہا ہے تو جو یونیورسٹی کے points میں جو سیسی ہیں وہ میں نے خالی پائیں کیونکہ میرا راستہ ہی ہے میرا علاقہ ہے تو مجھے انتہا ہی افسوس ہوا، پھر میں گورنر صاحب! سے ملنے کیا کہ اُسکے نوٹس میں لاوں کہ کتنا بڑا واقعہ اور وہ چاشر بھی ہیں تو وہ FIA بھی وہی موجود تھے۔ تو اس چیز کو مجھے ایسے لگا وہ dump کر رہے ہیں تو الہا جو شناء اللہ بلوج نے یہاں ایک second تجویز دی ہم اُسے بھی کرتے ہیں اور مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ پورا ایوان متفق ہے کہ ہم ایک کمیٹی بنائیں اور وہ کمیٹی کھول کر وہاں تحقیقات کریں اور جو بھی قصور و اروہاں پائیں گے انکو واقعی سزا دی جائے عدالتیں ہیں ہماری اور اُسکے علاوہ جتنے بھی وہاں ایک عرصے سے ایک lobby کا وہاں قبضہ ہے چونکہ میں یونیورسٹی میں پڑھا ہوں جیسے ہمارے دوستوں نے کہا ہم بھی وہاں تنظیموں میں رہے ہیں انہیں تنظیموں سے ہم یہاں اسمبلیوں تک آئیں ہیں ہمارے lectures یہیں ہوتے جیسے میرے بہن نے کہا کہ کلاشکوف لیچر یا اس کیلئے درس نہیں دیتے ہم اپنے بچے اور بچیوں کو وہاں challenges کیلئے ہم انہیں، ہمارے جو seniors تھے وہ انہیں lectures دیتے تھے، آج ہم دیکھتے ہیں کہ V.C صاحب اور اُس کا ایک team ہے مخصوص team جس کو چاہیے وہ PHD کیلئے بھیج دیں، جس کو چاہیے وہ Mphil کے لئے admission دیں جو fair students ہیں وہ بچارے محروم ہیں، وہ پھر جا کر اپنے لئے source ڈھونڈتے ہیں۔ تو ہی ہوا آج جس کا خدشہ تھا کہ دس، پندرہ سالوں سے جو یونیورسٹی انتظامیہ

ایک قبضہ گروپ کے ہاتھ میں تھا اور وہ قبضہ گروپ جو جی چاہے وہ وہاں کر سکتا تھا تو آج اس floor پر ہم جو روندہ رور ہے ہیں چند دن پہلے C.M.C کا جو واقعہ ہوا اگر ہم اسکو light یا اس کو ہم ایسا نہ لیتے تو آج یہ واقعہ میرا خیال رُونما نہیں ہوتا۔ تو میں بھی چاہتا ہوں کہ اس پر ایک کمیٹی بنے اس ہاؤس کی کمیٹی بنے اور وہ کمیٹی اپنی رپورٹ دے جو یہ پھر ہمارا اسمبلی فیصلہ کریگا یا ہمارے عدالتیں فیصلہ کریں گی اس پر ہم من عن عمل کریں گے۔

جناب اسپیکر: جی دنیش کمار!

جناب دنیش کمار: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ خاور ممتاز صاحب کو welcome کرتا ہوں کہ وہ آئی اور یہاں مسئلہ بھی آپ ہی کے موجودگی میں discuss ہو رہا ہے چونکہ آپ، اسپیکر صاحب! آپ کی توسط سے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

جناب دنیش کمار: چونکہ آپ Status of Women Commission کی پاکستان کی چیئرمین پر سن بھی ہیں یہ آپ سے بھی related ہے۔ جناب اسپیکر! جو یہ بلوچستان یونیورسٹی کا جو واقعہ ہوا چاہیے ہم گورنمنٹ میں ہو چاہیے اپوزیشن میں ہو یا قابل مذمت ہے اور ہم اس کی شدید الفاظوں میں مذمت کرتے ہیں کہ اگر ہماری بیٹیوں کے ساتھ ایسا ہوا ہے تو یہ بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہے کیونکہ اس چیز پر میں آپ کو بتاؤں جناب اسپیکر! کہ آج سے ایک ماہ پہلے یہ واقعہ نیوز پیپر میں آیا تھا جس پر action لیتے ہوئے ہمارے وزیر اعلیٰ نواب جام کمال خان! نے ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی جس میں اعلیٰ level کے جس میں A.I.S.I.A کے، B.F.I.A کے، اور اسکو منطقی انجام ہوں کہ اس کی غیر جائز تحقیقات کی جائے اور وہ کمیٹی اپنی تحقیقات کر رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کمیٹی کی جو رپورٹ ہوگی اور اس چیز میں ملوث ہو گا اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی اور اسکو منطقی انجام تک پہنچایا جائیگا چاہے اس میں کوئی بھی با آثر شخص ملوث ہواؤ سے نہیں بخشا جائیگا کیوں کہ یہ ہمارے عزت کا مسئلہ ہے ہماری بیٹیوں کا مسئلہ ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ہم بلوچستان کے لوگ، ہم بلوچستان کے لوگ قائمی روایات والے ہیں اور ہماری ایک حیثیت ہے پورے پاکستان میں، پوری دُنیا میں وہ جانتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگ غیرت مند ہیں اگر ہماری بچیوں کے ساتھ ایسا ہوا تو کوئی بھی اپنے انعام سے، انکو پہنچانا چاہئے کہ انکا انعام برا ہو گا جنہوں نے اگر یہ ہر کرت کی ہے۔ جناب اسپیکر! ہمارے گورنمنٹ کی سنجیدگی کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ نے ہمیشہ خواتین کے لئے کام کیا، آپ دیکھیں کہ اس اسمبلی سے harassment کا قانون منتظر ہوا جو کہ ایک قابل تعریف ہے کہ کسی بھی اگر خواتین کو کوئی harass کرتا ہے، اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ اسی

طرح سے ہماری اسمبلی سے بلوچستان پلک سروں کمیشن کیلئے دو ممبر خواتین کا تقرر کیا گیا اور اسی اسمبلی سے جانشیداں میں حصہ داری کا قانون منظور کیا گیا اس سے ہماری آپ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ ہم خواتین کے حقوق کیلئے بلوچستان کی گورنمنٹ اور میں داد دیتا ہوں اپوزیشن انہوں نے بھی ہمیشہ اس اہم مسئلہ پر ساتھ دیا ہے، بہت بہت شکریہ جناب۔

**جناب اپیکر:** جی شکریہ۔ جی۔ سب اُس کے بعد اس کے بعد آپ کی باری۔ جی دمڑ صاحب۔

**جناب نور محمد ذمہ (وزیر پلک ہمیلتھ انجینئرنگ و اسما):** جس موضوع پر ہمارے دوستوں نے بحث کی یقیناً یہ واقعہ قابلِ ندامت واقعہ ہے یہ میرے خیال میں صرف اپوزیشن کے نہیں ہے سارے ایوان اس پر شرمندہ ہے اور ایوان متفقہ طور پر اس کی ندامت کرتے ہیں۔ اور اس بات کو میرے خیال میں سنجیدگی سے لینا چاہیے اور ویسے تو ہمارے M.C. صاحب نے جہاں پر ہے وہاں سے بھی اُس کے اس بات کا نوٹس لیا ہے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے تو اُس کمیٹی سے ہٹ کر بھی اگر ایوان سے ایک کمیٹی بن جائے تو میرے خیال میں کوئی ہرج نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک حساس معاملہ ہے، ویسے بھی ہمارے بلوچستان تعلیم کے لحاظ سے بہت پسمندہ ہے اور بالخصوص عورتوں کی تعلیم تو یہاں میرے خیال میں انکا ratio اگر ہم لے لیں کوئی بہت کم ہے۔ ایسے علاقے ہیں جہاں پر خواتین کیلئے تعلیمی نظام کا کوئی بندوبست بھی نہیں ہے اور پھر ایک سوچھے سمجھے منصوبے کے تحت عرصہ دراز سے خواتین کی تعلیم کی خلاف ایک propaganda بھی چلا آ رہا تھا اور تقریباً بھی تک ہے کہ کچھ اس طرح عناصر، کچھ اس طرح کے لوگ جو نہیں چاہتے کہ بلوچستان کی خواتین جو ہیں تعلیم حاصل کر سکیں اور مردوں کی طرح وہ بھی ہر میدان میں اُنکے برابر آ جائیں تو خاص طور پر اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ یہ ایک سازش بھی ہم تصور کر سکتے ہیں کہ بلوچستان یونیورسٹی کے خلاف بھی ایک شاید سازش ہو گی تو یہ ایک کمیٹی بینک اس طرح کی بھی بن جائے کہ وہ ایک impartial پورٹ لا یا جائے اسمبلی میں اور یا جو کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ کم از کم اُس کے ساتھ ہماری اسمبلی کا کوئی ایک کمیٹی اُنکے ساتھ بھی مدد کریں اور اُسکے ساتھ مل جائیں تو کم از کم ایوان بھی سارے معاملے سے باخبر ہو۔ اور کم از کم ہمیں بھی پتہ ہو کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ یقیناً اس معاملے کی وجہ سے ہمارے پورے بلوچستان بلکہ پورے پاکستان کا سر شرم کی وجہ سے جھک گئے وہ اس لئے کہ یہ social media پر نہیں یہ electronic media پر بھی یہ بات چل گئی، پوری دنیا میں یہ بات پھیل گئی یقیناً ایک بہت شرمناک واقعہ ہے۔ اس طرح کے واقعات ہمارے society میں ہوتے رہے اور اس کی تدارک اگر نہیں کیا جائے تو یقیناً یہ ہمارے لئے سب کیلئے ایک شرم کا مقام ہے۔ تو اس کیلئے میرے خیال میں ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کیلئے کمیٹی بنائی جائے اور اس کا سنجیدگی سے اس معاملے کو اٹھایا جائے اور جو کمیٹیاں ہمارے M.C. صاحب نے بنائی ہے بینک اُس سے یہ کمیٹی جا کے اُنکے ساتھ اُنکی معاونت سے ایک

رپورٹ اسمبلی میں لایا جائے۔ شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ جی اختر لانگو صاحب۔ جی اسکے بعد آپ کی باری ہے۔

**میر اختر حسین لانگو:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں women commission کی ممبران اور ہمارے ex-MNA حاجی عثمان بادینی صاحب کو میں بلوچستان اسمبلی کی کارروائی دیکھنے اور یہاں پر آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب والا! اس issue پر کافی دوستوں نے کافی سیر حاصل بحث کی۔ جناب والا میں صرف مختصرًا اتنا کہوں گا کہ یہ ایک اتنا سیدھا اور simple سامراجی نہیں ہے۔ اس کو اگر ہم تھوڑا سا پیچھے جا کر دیکھ لے تو یہ گزشتہ دس بارہ سالوں سے ایک سازش کے تحت ایک سوچھے سمجھے منصوبے کے تحت ہمارے تعلیمی اداروں کو gradually وہاں سے political influence اور وہ ایک جو student organisations کا ایک ماحدل ہوا کرتا تھا جس میں وہ ان تمام اس طرح کے واقعات یونیورسٹی میں پیش آنے والے لڑائی جھگڑوں، اساتذہ اور students کے درمیان ایک رابطے کا تعلیمی ماحدل کو بہتر بنانے کا کتابیں پڑھنے اور study circles کی culture کو develop کرنے کا ایک ذریعہ ہوا کرتی تھی۔ جیسے شاء بھائی نے کہا ہم یہاں پر جو بیٹھے ہیں۔ نصراللہ زیرے صاحب ہے پشوون اسٹوڈنٹس آر گنائزیشن سے اُن کی تربیت ہوئی تھی۔ زمرک خان اچکزئی والے PSF، کے دوست، ہزارہ ڈیموکریٹک اسٹوڈنٹس کے دوست اور ہم جتنے یہاں بیٹھے ہیں بلوچستان نیشنل پارٹی کے ہمارے جتنے ساتھی ہیں یعنی اس دوست صاحب کے ہم سب BSO کی پیداوار ہیں political culture baloch student organisations کی۔ ایک جو rich ہو رہا تھا بلوچستان میں، جو بلوچستان کو پورے پاکستان میں سب سے politically develop کے حوالے بلوچستان پورے ملک کا سب سے زرخیز صوبہ سمجھا جاتا تھا۔ اُس کی اس سیاسی ہریائی کو ان کی اس شعوری جدوجہد کو ان تمام چیزوں کو counter کرنے کے بعد ایک سوچھی سمجھی سازش کے تحت وہ جو nurseries تھی ہماری، سیاسی تربیت گاہیں تھیں ہماری، جہاں سے political leadership آپ کی اُبھر کے سامنے آ رہی تھی انہوں نے سب سے پہلا war انہیں nurseries پر پہلا وار کیا۔ جناب اسپیکر! ایک سازش کے تحت آہستہ آہستہ انہوں نے جو بلوچستان یونیورسٹی کو باقاعدہ forces کی حوالے کی۔ باقاعدہ student organisations کو تگ کرنا شروع کیا، ان کی گرفتاریاں کیں۔ ان کو جیلوں میں ڈالا گیا gradually غیر اعلانیہ student organisations پر وہاں پابندی لگائی گئی۔ اب جناب اسپیکر اس کی میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دوں۔ کہ وہاں پر جو genuine student

تحتی ان کو مکرر کرنے کے لیے یہ پورے پاکستان بلکہ پورے دنیا کا واحد یونیورسٹی ہوگا جس میں یہ مثال پایا جاتا ہے کہ وائس چانسلر خود کھڑا ہو کر ایک student organisation بنائے اور ان کو مراعات دیں، میں ان کو نمبر زدیں، ہائلوں میں ان کو اچھی facilities دیں تاکہ دوسرے exams student organisations سے لڑ کے جو ہے وہ ٹوٹ کے ان کی جو genuine political student organisations ہے وہ اس کی طرف مائل ہو اور جو students یونیورسٹی میں آتے جائیں کے لیے انہوں نے ان میں ایک ایسی charm رکھی تاکہ دوسرے جو نئے student organisation کو اہمیت دیں، فوکیت دیں اپنے معاملات کے حوالے تاکہ ان کے کام آسان ہوں۔ تو یہ ایک باقاعدہ ایک پچھلے دس بارہ سالوں کی practice ہے۔ اور بلوچستان یونیورسٹی کو باقاعدہ forces کے حوالے ہیں۔ یونیورسٹی میں جو professors اور lecturers کی کالونی ہے اس وقت آپ کے FC کے hostels کے حوالے ہیں۔ اور آج جیسے میری بہن نے کہا کہ میں ان کو offices دیے گئے ہیں SBK,Bolan medical university,balochistan university پر، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک اتفاقیہ یا ایک چند لوگوں کی ہنفی بیماری کا نتیجہ ہوگا، یا چند لوگوں کی اپنی ذاتی کارروائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کہ یہ دانستہ طور پر preplan ہے اس کو کیا گیا ہے تاکہ بلوچستان کا ہمارا جو ایک tribal اور جو ہماری ایک cultural society ہے اس میں لوگوں کو discourage کیا جائے تاکہ وہ اپنے females کو ان اداروں میں نہ بھیجے۔ جناب والا میں ایمانداری کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ اس طرح کی واقعات کے بعد اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے کسی ممبر کی بھی یہ جرأت نہیں ہوگی کہ وہ اپنی بیٹی کو اپنی بہن کو اس یونیورسٹی میں بھیج سکے۔ تو جناب والا یہ جو سازشیں سوچھی سمجھے منصوبے کے تحت ہمارے اس وطن کے ساتھ ہمارے صوبے کے ساتھ اور ہمارے لوگوں کے ساتھ جو کی جا رہی ہیں۔ ان کی سنجیدگی سے ہم نے روک تھام کرنی ہوگی۔ دنیش بھائی نے کہا کہ ایک مہینہ پہلے CM صاحب نے کمیٹی بنائی ہے۔ تو جناب والا کیا آج ہمارے treasury کیا کیا member کوئی bench سے کمیٹی کی findings کے کام کر رہے ہیں۔ یہ مہینہ وہ جو کمیٹی بنی اُس کی findings کے کام کر رہے ہیں۔ تو جناب والا یہ غیر سنجیدگی کا جو مظاہرہ ہم کر رہے ہیں یہ ہماری آنے والی نسلوں کو بتاہ کر دے گا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ گھنٹوں کے حساب سے ہم اس مسئلے کو سنجیدہ لیتے اور گھنٹوں کے حساب سے وہ کمیٹی بیٹھتی اور اپنی دیتی اور ذمہ داروں کو اس وقت تک وہ سلاخوں کے پیچھے ڈال چکے ہوتے۔ لیکن ایک مہینہ پہلے

CM صاحب نے کمیٹی بنائی ہے میرے خیال سے اُس کمیٹی کی شایدی کوئی formal meeting بھی ابھی تک نہیں ہوئی ہوگی۔ اور سا بھر کرائنر کی حوالے جو FIA نے investigations کیے میں سمجھتا ہوں کہ وہ کافی ہے اُن لوگوں کو سزادینے کے لیے اُن کو اُن کی انجام تک پہنچانے کے لیے۔ اب جناب والا وہ findings کا راستہ رکھنے کے لیے ایک کمیٹی پاس سا بھر کرائنر کے حوالے سے اُس کے اوپر جام صاحب نے اُن findings کا راستہ رکھنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی ایک مہینہ اُس کو ہو گیا۔ اب جناب والا ابھی تک اُس کمیٹی کا کام اُن کی proceedings، اُن کی کس stage پر ہے وہ اس honorable house کے کسی ممبر کو پہنچانی ہے۔ اب وَ اُس چانسلر صاحب اس کے سامنے ایک رکاوٹ کھڑی کر کے internal aپنی ایک کمیٹی بلوچستان یونیورسٹی کی اُن کا آیا ہے وہ بنانے جارہے ہیں وہ کمیٹی پھر 6 مینے لگائے گا۔ جناب والا یہاں پر ایک point ہمارے کسی member نے raise کیا شایدی میری بہن نے شکلیہ نے raise کیا تھا۔ کہ دیکھے جناب والا جس ادارے نے جس ministry میں، جس department میں اگر اس طرح کا کوئی bزا scandal سامنے آ جاتا ہے تو اخلاقاً اُس ادارے کی سربراہ کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑتا ہے تاکہ ایک transparency ہو، تحقیقات شفاف ہو۔ اور ذمہ داروں کا تعین کیا جائے۔ لیکن جناب والا یہاں دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ اُس ادارے کے سربراہ سمیت وہ تمام متعلقہ آفسران یا وہ تمام شعبہ جات اُس یونیورسٹی کے جو اس گھناؤنی سازش میں شامل تھیں۔ یا وہ تمام شعبہ یونیورسٹی کے جو hostels اور media houses کو threat کیا جاتا ہے کبھی جو سا بھر کرائنر کے حوالے تھی اُن سب کو بچانے کے لیے کبھی threat کیا جاتا ہے اُنکا تھا۔ اُن کو pressurise کیا جاتا ہے۔ کبھی FIA کا ونگ ہے اُس کی تحقیقات کے سامنے روڑے اُنکا تھا۔ کہ آپ نے احتجاج نہیں کرنا ہے۔ آج forces کو students مجبور ہوئے ہیں بلوچستان یونیورسٹی کے وہ تمام طلباء آج ہمارے اس بلوچستان اسمبلی کے دروازے پر آ کے بیٹھ گئے ہیں انصاف مانگنے کے لیے۔ تو جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی گھناؤنی سازش ہمارے اس وطن کے ساتھ اور یہاں پر رہنے والے لوگوں کے ساتھ کی گئی ہیں۔ اس کا راستہ روکنے کے لیے اب یہ ہماری ذمہ داری ہوتی ہے ہماری اس ہاؤس کی کہ ہم جتنا منصوبہ بندی اُس سازش کو کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ اُس سے بڑی منصوبہ بندی ہمیں اور آپ کو یہاں پر بیٹھ کر کرنی ہو گی تاکہ آئندہ ہمارے تعلیمی اداروں اور آئندہ ہمارے بچوں کے مستقبل کے ساتھ کسی کو اُن کے مستقبل کے خلاف سازش کرنے کی جرات بھی نہ ہو۔ بہت شکر یہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ۔

**میر احمد نواز بلوچ:** جناب اسپیکر ہمارے MNA صاحبہ آئی ہیں میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

**جناب ٹائپس جانسن:** جو یہ بات کی ہے میرے دیگر ساتھیوں نے یہ جو سازش ہو رہی ہے۔ بس یہ خواتین کے متعلق یہ ایسے ہیں کہ جیسے تعلیمی دروازے بند کیے جا رہے ہیں۔ تعلیم پر اس میں ایسے بہت سے یہاں ساتھیوں نے کہا ہے کہ کمیٹی بنائے، کمیٹی بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی معاملے کو ٹھنڈا کر دینا یا delay کر دینا۔ ایسے کے student organisations تھیں۔ ہم لوگ پہلے یہاں اسمبلی کے ممبر نہیں تھے 20,25 سال سے ہمارے جو بھی مسائل ہوتے تھے ہم پیتوں اسٹوڈنٹس آر گنائزیشن کے پاس بھی جاتے تھے اور BSO کے پاس بھی جاتے تھے۔ لیکن ان کو تقسیم کر کر ان کو بھی کمزور کیا گیا۔ افیتوں کے پاس تو کوئی راستہ ہی نہیں ہوتا تھا لیکن ہمارے پاس ایک راستہ تھا کہ کسی بھی ادارے میں ہم لوگ کسی تنظیم کے پاس یونین کے پاس جا کر اپنے مسائل کو حل کرواتے تھے۔ یہ اتنا احساس مسئلہ ہے یہ ایک سازش ہے جس کو ہم لوگوں کو سب کو اس کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جو ملزم ہے جو یہ کردار ادا کر رہے ہیں ہمارا معاشرہ اور تمام معاشرے میں خواتین کا مقام بہت ہے۔ انہوں نے ہماری کمزور جگہ پر ہاتھ رکھا ہے اور ہماری بچیوں کے لیے پہلے ہی ہم لوگ کمزور سمجھے جاتے ہیں۔ اور اس کو سمجھی گی سے لیا جائے اور کمیٹی کی تائید میں بھی کرتا ہوں۔ میں نے ابھی دو ماہ پہلے پیشین کا ایک واقع تھا جو میں نے ایک organisation کے ذریعے حل کروایا ہے وہ بچی جانبیں رہی تھیں وہاں یونیورسٹی میں اس کے پیچھے یونیورسٹی کا جو بندہ تھا پیشین تک جاتا تھا اس کے پیچھے۔ میں آپ کے نوٹس میں اپنا یہ بات لانا چاہتا ہوں۔ شکریہ جناب۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی نائل صاحب۔

**جناب قادر علی نائل:** جناب اسپیکر! میں بھی اپنی جانب سے national commission on the

women right activist chairperson کی خاور ممتاز صاحبہ women right activist رخسانہ احمد علی صاحبہ، MNA صاحبہ اور ex-MNA سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب اسپیکر! جو باتیں ہوئی یقیناً لمحہ فکر یہ ہے بلوچستان اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہم سب کے لیے۔ اور اس میں دورائے نہیں ہے کہ بلوچستان روایاتوں کا امین ایک صوبہ ہے۔ بلوچستان میں بننے والی تمام اقوام کی روایات ہیں ان کی values ہیں، ان کی شناخت ہے، ان کی ثافت ہے، اور جب کسی society میں یہ روایات آجائی ہے تو ان کوئی سال لگتے ہیں اس میں، اور کئی نسل آگے جاتے ہیں تب وہ سوسائٹی میں ایک روایات قائم ہو جاتی ہے ان کے values بنتے ہیں۔ اور جب society میں ان values کی خلاف ورزی ہوتی ہے جب ان values یا حق دار روایات پامال ہوتے ہیں تو وہ وہ معاشرے بگاڑ کی طرف جاتا ہے۔ وہاں پر پھر تشدید آ جاتا ہے، وہاں پر پھر بہت سارے مسائل سماجی society

لحوظ سے آجاتے ہیں۔ لہذا بلوچستان یونیورسٹی کا جو مسئلہ ہوا ہے وہاں پر بھی ہماری روایات پامال ہوئی ہے۔ یا پامال کی گئی ہے۔ ہماری war پر values کیا گیا ہے تو یہ اس حوالے سے ہم سب اُس کی مذمت کرتے ہیں اور میں اپنی طرف سے اپنی جماعت کی طرف سے بھی اُس کی مذمت کرتا ہوں اور دوسری بات جو یعنیں سازی اور تنظیم سازی کے حوالے سے ہوئی ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں آج یہاں پر ہوں اور میں نے پڑھا ہے بلوچستان یونیورسٹی سے اور وہاں ایک ذمہ دار student organisation کا میں ایک مرکزی سینکڑی جزل رہا ہوں ہزارہ student federation کا۔ تو ہماری تربیت بھی بلوچستان یونیورسٹی میں ہوئی ہے جس طرح ہمارے سارے دوستوں نے کہا میں اُس کا دفعہ کرتا ہوں کہ وہاں پر تنظیمیں ہوتی تھی، تنظیم کا مطلب ہی یہی ہے کہ نظم پیدا کرنا، ہم پہلے سطح پر اپنے students میں اپنے ارکان میں نظم پیدا کرتے تھے وہ نظم ہماری تنظیم کے اندر ہوتی تھی اور اُسی نظم اور discipline کو ہم یونیورسٹی کے اندر لاتے تھے۔ جیسے ہاؤس کی بات ہو رہی ہے، اگر یہاں سے کوئی کمیٹی بنتی ہے اُس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یونیورسٹی میں جو ہماری روایات پامال ہو چکی ہیں اُس کی میں مذمت کرتا ہوں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ نائل صاحب جی۔ ایک منٹ اکبر صاحب پہلے ہم مہمان جو آئے ہیں ہم ان کو welcome کریں house کی طرف سے خاور ممتاز صاحب چیئر پرنس اور اول ضلع ہماں MNA اسپیکر بوس میں بیٹھی ہوئی ہے ان کو ہم house کی طرف سے welcome کرتے ہیں۔ جی اکبر مینگل صاحب۔

**میر محمد اکبر مینگل:** جناب اسپیکر! بلوچستان تہذیب تمدن اخلاقیات اور عورت کے احترام میں پوری دنیا میں سب سے آگے تھا۔ آج بلوچستان کا چہرہ مسخ کیا گیا اور خاص کر university of balochistan جہاں علم ادب، اخلاقیات بانٹی جاتی ہے پھیلائی جاتی ہے جس کی شعور دی جاتی ہے آج ان واقعات کا رونما کسی جامعہ سے ہونا اور خصوصاً وہ بھی بلوچستان جیسے علاقے سے ہماری بدمقتو یہ ہے کہ ہم آج اس مسئلے کو بھی کوشش کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے ہلاکا لیں اور اس پر کوئی کارروائی نہ ہو اور FIR نہیں کاٹیں۔ میں سمجھتا ہوں اس مسئلے میں سب سے پہلے اُس ادارے کے سربراہ مستحقی ہونا چاہئے۔ جب تک تحقیقات ہوتی ہے تاکہ وہ اُسی کھڑرے میں کھڑرے رہے یہ ہوئی نہیں سکتا کہ اُس کے اجازت کے بغیر اُس کی علم کے بغیر کہ اُس کو پہنچ بھی نہیں ہوا اور ایسی ہی حرکتیں ہوتی رہی ہوں اور ایسے کچھ اشخاص کو وہاں پر باقاعدہ ایک منصوبہ کے تحت چھوڑا گیا۔ کہ students blackmail کرنے کے نمبر نگ کے حساب سے classes کے حوالے سے امتحانوں کے حوالے سے۔ لہذا اس میں FIR کٹنی چاہئے اور اُس کے بعد باقاعدہ کارروائی ہوئی چاہئے اور جو بھی ملوث پائیں ان

کے خلاف کارروائی ہوئی چاہئے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میرے دوسرا ساتھیوں نے second کیا ہے شنا عہ بلوچ کے اس مشورے کو کہ house کی طرف سے ایک باقاعدہ کمیٹی بنی چاہئے اور اس پر کام ہونا چاہئے کہ یہ اس صوبے کا سب سے بڑا ادارہ ہے اور عوام کی نمائندگی کا سب سے بڑا ادارہ یہی ہے اپنے بچوں کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے اُس سے پوچھنا ہمارا حق بتا ہے۔ لہذا آپ ہمارے Custodian ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنی چاہئے تاکہ اس پر گہری نظر رکھی جائے اور ملزم ان کو کٹھرے میں لانا چاہئے۔ thank you

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب آپ بولیں گے۔ جی

**ملک نصیر احمد شاہ وانی:** میرے خیال میں ہمارے دوستوں نے سب نے اس کی ہر پہلو پر بلا ہے میں نے صرف یہی کہا کہ جو ہماری کہتے ہیں کہ اگر آپ کمیٹی بنائیں گے تو پھر ہم باہر بیٹھے students ہے اُن کے پاس جا کر ہم آپ کا پیغام پہنچائیں گے کہ جناب اسپیکر صاحب نے آج یہ کمیٹی بنائی ہے اور ان تسلی دے کر یہاں سے فارغ کریں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی بالکل شکریہ ملک صاحب۔ جی شاہینہ۔

**محترمہ شاہینہ کا کڑ:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ بلوچستان یونیورسٹی میں جو واقعہ پیش ہوا میرے خیال میں یہ پشتوں اور بلوچ روایات کے ساتھ زیادتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب یہ انتہائی دردناک واقعہ اس انسان نے کیا ہے اور اس میں ملوث تمام افراد نہیں کریں تمام افراد کے خلاف سخت سخت action لیں۔ جناب اسپیکر صاحب یہ ناروعل اور نارو عمل کی میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے پھر پورن مدت کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ۔ جی زبیدہ بی بی خیرخواہ صاحبہ

**محترمہ زبیدہ خیرخواہ:** thank you جناب اسپیکر بلوچستان ایک قبائلی معاشرہ ہے جو کہ خواتین کے تعلیم کو عیب سمجھا جاتا ہے بلوچستان میں جو واقعہ ہوا ہے میں اس کی شدید الفاظ میں ذمہ دار ہوں۔ اور جو لوگ اس واقعہ میں ملوث ہے اس کو سخت سخت سزا دی جائے۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** جی شکریہ جی ملک صاحب ملک سندر صاحب!

**ملک سندر خان ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف):** thank you جناب اسپیکر سب سے پہلے تو میں آئے ہوئے مہمانان و میں کمیشن، ہماری MNA میں اور ہماری سابق MNA عثمان بادنی صاحب کو یہاں خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب اسپیکر جو واقعات آج جناب کے سامنے تفصیل سے پیش ہوئے یا اس سے پہلے کے دو تین پہلے کے اجلاسوں میں اس سے بھی یا اس طرح کے واقعات جناب کے سامنے آئے اس کا تھوڑا سا پہلے منظر ہمیں

دیکھنا ہوگا۔ اور بڑی سنجیدگی سے بلوچستان، بلوچستان کے روایات بلوچستان کے اقدار کی دفاع کی کوشش کرنی ہوگی۔ جناب اسپیکر جب یہ اسمبلی بنی حکومت بنی تو دونوں طرف سے ہماری طرف سے بھی اور ہمارے بھائیوں کی طرف سے بلوچستان کے مسائل پر بحث اور مسائل کو حل کرنے کی تڑپ تھی اور ہر ایک کی کوشش یہ تھی کہ یہ طریقہ آگے چلے لیکن unfortunately ہماری طرف سے تجویز مشاورت جو کچھ ہمارے طرف سے ہوتے رہے اُس پر سردمہری کامظا ہرہ کیا گیا ہمارے جو تجویز تھے اُن کو سامنے نہیں رکھا گیا۔ اس طرح بہت سارے واقعات تھے ریکوڈ کے سلسلے میں قحط سالی کے سلسلے میں بڑی بحث ہوئی، پانی کے مسئلے پر یہاں بڑی بحث ہوئی گھنٹوں بحث ہوتی رہی، ہی، ہی پیک پر کئی دن یہاں بحث ہوتے رہے اور سیالب کے نقسانات پر بھی یہاں بڑی بحث ہوئی۔ NFC award کے سلسلے میں بارہ ہماری طرف سے درخواست آئی کہ جی NFC award اس وقت time ہے جس کے لیے مطالبہ بھی کیا جائے اور NFC Award میں بلوچستان کے حصے سے بلوچستان کی ترقی کو یقینی بنایا جائے ہم نے اُن چیزوں پر کوئی قدم نہیں اٹھایا کوئی action نہیں لیا۔ جناب اسپیکر جب یہ حکومت نہیں بنی تھی اُس وقت بھی تعلیم اور health میں بڑی بے قاعدگیاں ہوئی تھیں۔ appointments کے سلسلے میں ہم نے اس بات کو یہاں raise کیا یہاں سے آیا کہ جی enquiry committee ہونے کی اور enquiry committee جو بھی مورد الزام پایا گیا اُس کو کارے واقعہ مزا ملے گئی۔ لیکن اُس کا بھی کوئی کچھ بھی نہیں ہوا آج تک PSDP کے لیے جناب اسپیکر پورا سال بھی رونما یہاں سے روایا گیا کہ اربوں روپے یہاں پس ہورہے ہیں۔ بلوچستان کو نقسان ہو رہا ہے بلوچستان کا ضائع ہو رہا ہے بلوچستان کی جو ترقی ہے وہ روک گئی ہے لیکن وہ بھی as it is اس حکومت میں ایک ہی دفعہ بھرتی ہوئی ہیں، اس ایک سال کچھ نہیں کے دوران کچھ نہیں کے دوران اور وہ بھی education department میں اُس کی حرث بھی جناب اسپیکر! یہاں بحث ہوتی رہی ہے۔ اس کو دوہرائے کی میں صرف یہ واقعات جناب کے خدمت میں پیش کر رہا ہوں اُس پر جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا کہ جی واقعی بھرتیاں ہوئی ہیں یہ جو chief minister investigation team کے جو چیزیں ہے انکو enquiry officer ہونا یا اور وہ enquiry officer کریں گے۔ اُس وقت ہم نے ایک مطالبہ کیا جو آج بھی برحق اُس وقت بھی برحق تھا اور کل بھی برحق ہو گا۔ ہم نے کہا جب آپ خود بھی تسلیم کرتے ہیں اور یہ حکومت کے بھی تسلیم کرتے ہیں، سب لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ ان benches apointments میں غلطیاں ہوئی ہیں۔ تو پھر اُس وقت تک اس notification کیا stay ہوئی ہے irregularities اور illegalities جائے انصاف یہ تھا لیکن وہ نہیں ہوا۔ بھی جناب آپ اس کے گواہ رہے گئے اور یہ سب کچھ عرصہ inspection

واليے اس کو چلتے رہیں گے کاغذات اور بعد میں یہ سردمہری کا شکار ہو گا۔ جس طرح کے اس سے پہلے کے سارے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! میڈیا میکل کالج یونیورسٹی کا جو واقعہ تھا وہ پرسوں یہاں detail سے زیر بحث لایا گیا۔ وہ مشکلات جناب کے سامنے آئیں۔ وکی میں احتجاج کرنے والوں کو AC تھپڑ مرتا ہے اور پھر یوزر اور law enforcement agencies کے لوگ indiscriminate firing کرتے ہیں عام لوگوں پر اس کا بھی ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ لیکن ایسا تو نہیں ہوا احتجاج ساری دنیا کرتی ہے لیکن اس طرح احتجاج میں تھپڑ ایک ذمہ دار officer کسی کو مرتا ہے تو یہ کوئی اچھی بات تو نہیں ہے وہ تو خود میدان میں نہیں ہوتا ہے اُس کو تو control کرنا ہوتا ہے اور control کرنے کے لیے اُس کے پاس law ہے، وہ law کو motion میں لائیں۔ تاکہ معاملات کو control کیا جائے۔ نہ اُس نے law کو motion اور نہ ہی ان کو لوگوں کو پوچھا گیا جنہوں نے indiscriminate firing کر کے لوگوں کو ختم کیا۔ تو یہ سارے واقعات اب بھی اُسی طرح رہے۔ تو امن امان کے سلسلے میں جناب اسپیکر! یہاں بحث شروع ہوا کoram کی نشاندگی ہوئی اخلاقیات کی میں بات کرتا ہوں کہ یہ کیسے چلے گا یہ معاملات آگے کیسے چلیں گے۔ امن و امان ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس صوبے کا اور اس پر سب کو پریشان بھی ہونا چاہئے اور اس پر متذکر ہونا چاہئے اور اُس پر بات کرنی بھی چاہئے۔ لیکن اُس کو آدھے میں چھوڑ کے اُس امن امان کی تحریک کو kill کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں جو ہے یہ وہی سردمہری اور بے حصی کا تسلسل ہے۔ تو اب آج کا جو یہ واقعہ ہے بلوچستان میں اس قسم کے واقعات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آپ خود مجھے بتائیں جناب اسپیکر! کہ جب اخلاقیات پر اتنا بڑا دھماکہ ہوتا ہے تو پھر اقدار اور values کیسے واپس ہو سکے گی جو صدیوں پر محیط یہ values بھی بنی ہیں اور یہ اقدار بھی بنائے ہیں اور ایک ہی ایسے عمل سے یہ خس و خاشاک کی طرح ہو جاتا ہے یہ کتنا پڑا المیہ ہے اور جناب اسپیکر! یہ جو تم اپویشن والے ہیں ان کے بار میں، میں بھی اپنے ان ساتھیوں کے سامنے بھی اور گورنمنٹ کے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے سامنے بھی آپ کی خدمت میں بھی یہ عرض کروں گا۔ کہ ہم ایک سال سے بڑے آرام کے ساتھ، منت کے ساتھ، ان کی خدمت میں یہ عرض کرتے رہے ہیں کہ یہ لوگ بھی اپنے حلقوں کے ذمہ دار ہیں، Representatives ہیں یہ لوگوں سے ووٹ لیکر آئے ہے ان کا بھی وہی ان کے حلقے کے لوگ بھی اُن ہی مراعات کے حقدار ہیں جن مراعات کے حقدار گورنمنٹ یا منٹریز کے حلقوے ہیں۔ ہم آپ اُس نظر سے آپ ٹھیک ہے آپ اپویشن کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ تو اپویشن کے حوالے سے ہمیں نہ دیں ہماری ذات کو بالکل آپ ignore کریں۔ ہم یہ کہتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن ہمارے حلقے جو ہیں اُن کو بھی ان ہی چیزوں کی ضرورت ہے جو گورنمنٹ کے لوگوں کی ضرورت ہے لیکن کوئی اُس پر ابھی تک قابل عمل قدم نہیں

اٹھایا گیا ہے۔ جناب اسپیکر ہم ان اپوزیشن کے ساتھیوں کی طرف سے بارہا آپ کی خدمت میں بھی عرض کیا گیا ہے treasury benches کی بھی خدمت میں عرض کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے حلقوں میں بے جامد اخالت ہوتی ہے نیچا دکھانے کے لیے ہمارے ہاتھ پاؤں باندھنے اور توڑنے کے لیے۔ اب یہ نہ تواخلاقیات میں ہے اُس کا اگر اس طرح ہوگا تو یہی نتائج ہوں گے جس طرح آج کے ہیں جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب باقی issues تو اپنی جگہ پر ہے یہ اہمیت والا issue پر کریں۔

**قاائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! میں اسی پر آتا ہوں چونکہ یہ ساری اسی کا پیش منظر ہے یہ جو آج ہم جن حالات سے دوچار ہے وہ اس کا پیش منظر ہے میں اس کا پیش منظر عرض کرتا ہوں یہ ہمارا حق ہے آپ کو پتہ ہے کہ ہم کبھی بے جا نہ بولیں گے اور نہ بولتے ہیں جو حقائق ہے وہ ہم آپ کے گوش گزار کریں گے۔ اور عوام کے گوش گزار کریں گے اُس کے بعد ہماری جو ذمہ داری ہے وہ پوری ہو گی۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب یہاں سے بارہا یہ درخواست کی گئی ہے ان تمام اراکین نے منتخب ہونے کے بعد اپنے اپنے حلقوں کا دورہ کیا اسکلوں کا دورہ کیا، جتنے بھی ان کے ہاں institutions تھے، ان کا دورہ کیا، ان کی جو ضروریات تھیں وہ متعلقہ محکموں کے سامنے بذریعہ درخواست پیش کی۔ میں نے خود بھی اسی طرح کیا کہ تمام ضروریات کو لا کے ہر محکمہ کی سیکرٹری شاائد یہ کوہا ہو گئے یہاں جو ہمارے ساتھی bureaucrats بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ہم نے ان سب کو درخواست کی پھر ان تمام درخواستوں کو جمع کر کے جو اُس وقت بھٹھے صاحب تھے ان کی خدمت میں ہم نے رکھ دی پھر ان سب کو جمع کر کے اُن کی کاپیاں لگا کر CM صاحب کی خدمت میں وہ ساری چیزیں پیش کر دی۔ ابھی PSDP بن گئی ہے PSDP آگئی ہے PSDP میں اسکیمز آگئے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک غیر منتخب شخص اُس PSDP میں اپنے اسکیم کا دعویٰ کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی ملک صاحب! آپ کے students بھی باہر کھڑے ہیں اس کو conclude کریں۔ بالکل وہ اپنی جگہ پر بات صحیح ہے وہ بعد میں دیدیں گے بہت چیزیں ہے لیکن اس issue کو دیکھیں۔ جی۔ جی۔

**قاائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! یہ ساری تسلسل ہے یہ خراپیوں کا تسلسل ہے مجھے اس سلسلے میں kindiy سین۔ نہیں میں اس لیے یہ کہتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں آج اس نہ تک پہنچی کیوں ہے۔ تو یہ ساری چیزیں اس لیے میں عرض کر رہا ہوں۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب کہ یہ اب باقی ساتھی تو اپنی صورتحال خود جس طریقے سے ہوگا وہ بیان کریں گے۔ ہمارے ہاں اس پی ایس ڈی پی میں نوال کلی بائی پاس روڈ آیا۔ وہ اُن

درخواستوں کے پس منظر میں جو ہم نے دی تھی لیکن اُس کے دعویٰ BAP پارٹی کے جزل سیکرٹری اور ایک سینٹر کی طرف سے ہوا۔ ہم نے ان کے خدمت میں عرض کیا بارہا کہ جی آپ سینٹر ہیں اگر آپ وہاں سے فنڈ زلاتے ہیں تو ہم red-carpets بچھا کے آپ کا استقبال کریں گے کہ آپ یہاں serve کریں۔ لیکن یہ بلوچستان کا فنڈ ہے اور بلوچستان میں اگر سوروپے ہیں تو وہ بھی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے ہوتے ہیں اور اگر لا کھروپے ہوں تو بھی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے ہوتے ہیں۔ جو فنڈ زاتے ہیں وہ وزیر اعلیٰ دیتے ہیں آج اگر ان حلقوں میں اگر متعلقہ وزیر یہ کہے سی اینڈ ڈبلیو کے مشترکہ مسٹر سردار محمد حسنی صاحب یہ کہیں کہ میں یہ کام کراؤں گا well and good مسٹر ہے حلقة اُس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر صاحب بھوتانی صاحب کہتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے میں یہ کام کر رہا ہوں تو well and good حلقة اُن کا ہے اگر چیف مسٹر صاحب کہتے ہیں تو میں اس حلقة میں کام کرتا ہوں تو یہ حلقة اُن کا ہے بالکل صحیح ہے وہ حق جناب میں۔ یہ ایک اگر third person غیر منتخب شدہ اُس کو ایسا کرنے سے جناب یہ ترقی جو ہے یہ جناب روایات ختم ہو جائیں گی۔ جناب یہ ترقی جو ہے یہ جو بلوچستان کی روایات ہیں۔

**جناب اپیکر:** میرے خیال میں ملک صاحب اس کو باقی چیزوں کو آپ بعد میں raise کریں۔ بالکل آپ اپنی جگہ پر بجا ہیں۔

**قاکند حزب اختلاف:** یہ بے انصافیاں ہر طرف ہوتی ہیں جب حکومت ان اقدار کو بلوچستان کے اقدار کو پامال کرے گی تو پھر result یہ ہوگا۔ اگر بلوچستان کے روایات اقدار یہاں جو tribal ہوں پر محیط ایک اسٹرکچر بننا ہے جس میں جھوٹ، فراڈ اور دھوکہ نہیں ہے۔ آپ کے سامنے ساتھیوں نے کہا کہ ہم اسٹوڈنٹ ہوتے ہوئے ہم اپنی بہنوں کی طرف دیکھنیں سکتے تھے، تو یہ ہماری وہ روایات تھیں۔ ان روایات کا آج صفائی کیا جا رہا ہے۔ آج ان روایات کو جھوٹ اور فراؤ کے ذریعے اور دھوکہ کے ذریعے سردمہری کے ذریعے اور ان روایات کی قد نہیں کرتے ہوئے جب یہ ساری چیزیں اس طرح ہوتی ہیں تو روایات پامال ہوں گی۔ اور جب روایات پامال ہوں گی تو ہماری عز توں کو اسی طریقے سے روز بحث بھی ہوگی اور اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ سب سے بنیادی چیز یہ ہے کہ ہمیں اپنی روایات کا پاس رکھنا چاہئے اور روایات کا جب ہم پاس رکھیں گے تو ہمارے اقدار محفوظ ہوں گی۔ تو پھر اخلاقی قدر وہ کی اگر تذلیل کی جائے گی تو پھر یہ ساری تباہیاں ہوں گی۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ اس معاملے کے نت نوٹس لیا جائے اور اقدار کی تحفظ کے لئے اقدامات کیئے جائیں۔ شکر یہ جناب اپیکر۔

**جناب اپیکر:** جی شکر یہ۔ جی اہڑی صاحب۔

**میر محمد خان اہڑی:** میں اس پربات کرنا چاہتا ہوں ملک صاحب نے جوبات کی ہے ایجوکیشن کے حوالے سے۔

یہ ایک معزز اسمبلی ہے اس چیز کو بار بار اٹھایا جاتا ہے۔ پہلے تو بات یہ گئی یہاں پر کہ یہ پنجاب سے کشمیر سے لوگوں کو یہاں پر تعینات کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! میں ان کو جواب دینا چاہتا ہوں کہ پہلے تو وہ چیز ثابت کریں کہ شاید وہ لوگ مجھ سے اور ملک سے پہلے یہاں پر آباد ہیں جن کے وہ ڈاکٹمنس میرے پاس پڑے ہوئے ہیں ایک معزز ارکان اور یہاں پر بیٹھ کے وہ غلط چیزیں یہاں پر اسمبلی میں پیش کرتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** جی چھوڑیں جناب لہڑی صاحب اس issue کو بعد میں کرتے ہیں۔

**میر محمد خان لہڑی:** جناب اسپیکر صاحب مقصد یہ ہے کہ ان کے لوگ اگر نہیں لگے ہیں۔ میرٹ پر لوگ لگے ہیں تو یہ چیز ہے اگر اسکے لئے کو۔۔۔

**جناب اسپیکر:** ملک صاحب اس ایشو کو اس طرف لے جاتے ہیں فائدہ نہیں ہے لہڑی صاحب بیٹھیں۔ مہربانی۔ مہربانی کریں آپ اس طرح بتیں نہیں کریں اس issue کو handle کرتے ہیں۔ جی شکر یہ۔ یہ جو point-raise کیا جو اہمیت کی حامل issue تھا۔ حالانکہ تحریک نہیں لانے کے باوجود ہونا یہی چاہیئے تھا کہ written House میں آپ لوگ تحریک لاتے۔ اور تحریک پر باقاعدہ بحث کے لئے میں آپ لوگوں کو اجازت دیتا۔ لیکن issue اتنا ہم تھا کہ میں نے کہا کہ فرد افراد جتنے ہمارے معزز اراکین ہیں وہ بات کریں۔ اور اس issue کو جو انہوں نے raise کیا ہے اس issue کو جو اپنی points جو انکے ذہن میں ہیں وہ اس House میں پیش کریں۔ تو اسکو دینے کا، کیونکہ اتنا point of order بنتا نہیں ہے جتنا میں نے آج relax کیا ہوا ہے اس چیز کو۔ کیونکہ یہ ایسا issue تھا کہ ہمارے دور دراز علاقوں سے یا یہاں کوئی سے ہماری بہنسیں اور بچیاں یونیورسٹیوں میں جائیں اور ان کے ساتھ اس طرح کے معاملات ہوں۔ اور ہم آنکھ بند کر کے بیٹھیں جو میرے خیال میں ہمارے لیے مناسب نہیں تھا۔ ہم صرف نوٹ نہیں لیں، ہم صرف ایسے issues پر بات نہیں کریں۔ ہم اس کمیٹی کو ہم بنائیں گے اور گورنمنٹ نے جو issue ابھی تک انہوں نے اس issue پر جو کمیٹی بنائی ہے، مجھے یہ انداز ہے کہ کیونکہ ہر ممبر کو تو نہیں بتا دیں گے۔ کہ منسٹر کو بتا دیں گے جو وہ انہوں نے کمیٹی بنادیا۔ لیکن اس House کا ایک کمیٹی اس چیز کو بھی دیکھے کہ کیا کہاں تک انہوں نے کام کیا کہاں تک نہیں کیا تاکہ ہم اپنے بچوں کو، اپنے بچیوں کو مطمئن کر سکیں کہ اُنکے، وہ ایسے لاوارث نہیں ہیں اُنکے ساتھ اگر کچھ ہوتا ہے۔ جو اس کردار میں ملوٹ ہیں اُنکو کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ تو اس میں ہم ابھی کمیٹی بنائیں گے جس میں ثناء اللہ بلوچ ہوں۔ اور وہاں سے میرے خیال میں ایک ذیش، اسد بلوچ صاحب ہوں اور یہاں سے زیر آپ ہوں گے۔ اور لیڈیز میں محترمہ ماہ جین اور شکلیہ بی بی آپ!۔ شکلیہ بی بی ہیں۔ آغا صاحب ہوں آپ کی پارٹی کی طرف

سے۔ اور یہ جلد از جلد اپنی رپورٹ پیش کریں تاکہ ہم گورنمنٹ کو کہیں کہ ان کو جو بھی اس کردار میں ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔۔۔ (مداخلت)۔ ہاں یہ کمیٹی اگر یہ یونیورسٹی کے بچ آئے ہوئے ہیں ان سے بھی وہ بات کر لیں۔۔۔ (مداخلت)۔ اگر آپ آنا چاہتے ہیں، سلیم صاحب کو بھی اُس میں ڈال دیں۔۔۔ (مداخلت)۔ اگر احسان شاہ صاحب بھی ساتھ ہونا چاہتے ہیں۔ احسان شاہ صاحب! آپ بھی ہوں گے کمیٹی میں؟۔ ہاں احسان شاہ صاحب بھی ہو جائیں۔ سلیم کھوسے صاحب بھی اس کمیٹی میں ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔ ملک نعیم صاحب چلو وہ بھی ہیں لیکن بہت زیادہ ہو جائے گا۔ چلو ہر پارٹی کا نمائندہ ہو اسی میں اور وہ ان چیزوں کو وہ کریں۔ وقفہ سوالات کریں پھر۔ جی شکریہ حمل صاحب۔ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے منشی نے درخواست دی ہے چھٹی پر ہیں۔ اور پیک ہیلتھ کے منشی ہیں لیکن آپ کے جوابات نہیں آئے ہیں۔ لیکن ابھی تو کون سی لیکن وہ اسی میں آیا نہیں ہے۔ لیکن ریکارڈ میں نہیں ہے۔ تو ان کے اوپر کیا کریں؟۔۔۔ (مداخلت)۔ تو وہ کہتے ہیں کہ آئے ہیں لیکن یہاں موصول نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن ادھر ہاؤس کو نہیں ملے ہیں۔ جی اس کا سیکرٹری صاحب! دیکھ لیں۔ جو ہیلتھ ہے اور پیک ہیلتھ انجینئرنگ ہے اور لوکل گورنمنٹ ہے ان کو اگلے اُس میں کر دیں۔ اور پابند کریں ان کا کہ انکے جوابات موصول ہوں اور منشی بھی موجود ہوں۔ وقفہ سوالات۔ جناب احمد نواز صاحب سوال نمبر 138 دریافت فرمائیں۔ جی

جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**میر محمد خان اہمذی:** محرک نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر:** اچھا! جناب زیرے صاحب تو اُدھر گئے ہیں۔ زابد ریکی صاحب جب تک اپنا سوال نمبر 167 پکاریں۔

**میر زابد علی ریکی:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ سوال نمبر 167۔

**میر محمد خان اہمذی (وزیر تعلیم):** پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**میر زابد علی ریکی:** 167☆۔

کیا وزیریانوی تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہیں کہ ضلع واٹک کے مختلف اسکولوں میں جے وی میں اور فیصلیل ٹچرز، ڈرانگ مسٹر، معلم القرآن اور درجہ چہارم کی متعدد آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہیں تو اسکول وار تفصیل دی جائے نیز حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پُرد کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر اعلیٰ نوی تعیم:

(الف) یہ درست ہیں کہ ضلع واشک میں جے وی میل اور فیصل، ڈرائیگ ماسٹر، معلم القرآن اور درجہ چہارم کی متعدد آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) موجودہ حکومت نے ترجیحی بنیادوں پر ان خالی اسامیوں کو پور کرنے کے لئے کارروائی کا آغاز کر دیا ہے اور اس سلسلے میں اخبارات میں خالی اسامیوں پر درخواستوں کی وصولی کے بارے میں اشتہارات بھی شائع ہو چکے ہیں ٹیچرز کی مشترکہ کردہ آسامیوں پر 10 جون 2019ء کے بعد موصولہ درخواستوں کی جانچ پڑتاں CTSP کے ذریعے کی جا رہی ہیں اور بعد ازاں CTSP با قاعدہ ٹیکسٹ کا اہتمام کریگا اور CTSP کے جاری کردہ منائج کے مطابق میرٹ پر ان آسامیوں پر بھرتی کا تعمیل جلد مکمل کرنے کی کوشش کیا جائے گی نیز درجہ چہارم کی خالی آسامیوں کو پور کرنے کے لئے بھی مرحلہ وار کام جاری ہے۔ اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے درخواستیں طلب کی جا چکی ہیں۔ الہذا مفاد عامہ کے پیش نظر آسامیوں پر بھی میرٹ بھرتیاں جلد مکمل کر لئے جائیں گے۔ اسکوں دار خالی آسامیوں کی تفصیل خیم ہیں الہذا آسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**میرزاد علی ریکی:** سوال یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ واشک کی پوسٹن گرید 04 کے سو کے لگ بھگ ہیں۔ باقی ٹیچرز کے بھی ایک سو میں ایک سو چالیس ہیں۔ اب منسر صاحب بیٹھے ہیں منسر صاحب! آپ یہ بتا دیں جناب اپیکر صاحب یہ ہفتے کے بعد اسکے انٹرویو ہونے والے ہیں پتہ یہ بھی اگر سندھ پنجاب کے لگیں گے یا واشک کے غریبوں کو لوگائیں گے۔

**جناب اپیکر:** یہ جو آئیں گے ناں تبا۔

**میرزاد علی ریکی:** وہ تو آئیں گے پھر۔

**جناب اپیکر:** زا ب د صاحب یہ سلیمانی نہیں بتا ہے۔

**میرزاد علی ریکی:** جناب اپیکر صاحب منسر صاحب بیٹھے ہیں اُس نے ایک سال میں جناب اپیکر صاحب ایک سال میں منسر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ (مدخلت)۔

**وزیر تعلیم:** جہاں پر لوکل لگے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ واشک میں بھی لوکل لگیں گے انشاء اللہ۔

**میرزاد علی ریکی:** نصیر آباد کے تو نہیں لگیں گے نا۔ ٹھیک ہے شکر یہ۔

**جناب اپیکر:** انشاء اللہ۔ زا ب د علی صاحب اپنا سوال نمبر 168

**وزیر تعلیم:** پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

**168☆ میرزا عبدالی ریکر کن اسمبلی**

کیا وزیر یہاں نوی تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مالی سال 19.2018 کے بجٹ میں ضلع واشک کے لئے تعلیم کی مد میں کل سقدر رقم مختص کی گئی ہے اور مختص کردہ رقم کن کن مدت میں خرچ کی جا رہی ہے تفصیل دی جائے نیز ابک جاری کردہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

**وزیر یہاں نوی تعلیم**

مالی سال 19.2018 کے بجٹ میں ضلع واشک کے لئے تعلیم کی مد میں درج ذیل رقم مختص کی گئی ہیں،

42,50,000/-.	برائے خریداری فرنیچر	1
3,40,000/-.	برائے خریداری ٹاٹ	2
34,00,000/-.	ریڈنگ رائٹنگ کا سامان	3
20,40,000/-.	سائننس کا سامان	4
5,44,000/-.	برائے پیٹی ایس ایم سی	5
42,50,000/-.	برائے مرمت ہائی اسکولز	6
35,50,000/-.	مرمت برائے پرائمری و میڈل اسکولز	7
183,74,000/- ہفتی ہے	اسطرع کل مختص کردہ رقم کی تفصیل	

مختص اجاری کردہ رقم کی تفصیل بالترتیب اسکولز اور گوشوارہ کے مطابق تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا برجی یہی میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اپیکر: کوئی سپلائیمنٹری؟**

**میرزا عبدالی ریکی:** جناب اپیکر! یہ 19-2018 کے تعلیم کے مختلف برائے خریداری فرنیچر سائننس کے سامان ہائی اسکول پرائمری، میڈل اسکول کے یہ ٹوپل لگا کے ایک کروڑ 83 لاکھ 74 ہزار ہوتے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب یہ ایک کروڑ ایجوکیشن خالی دس لاکھ اس میں سے ثابت کریں کون سے اسکول میں فرنیچر گئے ہیں؟ کون سی اسکول کا مرمت کیا ہوا ہے یہ سوائے کرپشن میں یہاں پر ایک روپیہ کا کام نہیں ہوا ہے۔ بار بار اس اسمبلی فورم میں رو رو کے یہی بتا رہا ہوں۔ منسٹر محمد خان کے گھر بھی گیا ہوں جناب اپیکر صاحب بحثیت ملوچ کے، ایم پی اے واشک یا خادم واشک کا، خدارا! کیوں اس طرح کر رہے ہیں آپ منسٹر ایجوکیشن ہے پورے بلوچستان کا آپ کیوں اس واشک کے

تعلیم کے نظام کے پیچے در بدر آپ لگے ہیں آپ اس کو کہتے ہیں اور زبoul حال ہو جائے آپ آجائے واشک میں ہائی سکول میڈل آپ یہ چیک کریں کہ یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں میں نے تو ویزٹ کر کر کے اپنے جیب سے ٹیوب دیل ہائی سکول واشک بسمیہ کے ہائی سکول سولہ اپنے جیب سے یہ کرایا ہوا ہے مگر یہ پیسے نظر نہیں آ رہے ہیں ایسے افسران بھیجا ہوا ہے منسٹر صاحب نے کہ پتہ نہیں کہاں پر ہیں؟۔ کراچی میں ہیں ہیں کوئٹہ میں، ہیڈ کوارٹر میں نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں ایک سینٹر آف سر ڈسٹرکٹ واشک میں بھج دوں گا۔ رات کے نام منسٹر صاحب نے اس کوٹر انسفر کیا گے دن پتہ نہیں کہاں سے فون آیا پریشر آیا اپس اُسی کو آرڈر کو اپنا کینسل کر دیا اُسی بندے کو اپس وہاں انہوں نے بھج دیا منسٹر صاحب آپ کو یہ پورا بلوچستان کا آپ کو یہ جواب دینا پڑیگا

**جناب اسپیکر:** جی شکریہزاد صاحب۔ سپیمنٹری ہے یا تقریر ہے؟۔

**میرزا عبدالعلی ریکی:** تقریر ہے یا جو بھی ہے جناب اسپیکر صاحب میں یہ مسئلہ اس کو بتانا چاہتا ہوں میرے لئے یہی فورم رہتا ہے اور کیا رہتا ہے کہ ہر جاؤں آپ مجھے بتادیں جناب اسپیکر اس کو یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ کم از کم آپ منسٹر ہے آپ کم اذم باقی جگہوں میں جاتے ہیں آپ اس ڈسٹرکٹ میں بھی آ کے دورہ کرے اپنا کہ وہاں پر کیا نظام انجوکیشن کا۔

**میر محمد خان لہڑی:** شکریہ اسپیکر صاحب جہاں تک افسروں کا سوال ہے تو وہاں پر انشاء اللہ میرٹ پر لگے ہوئے ہیں اور یہاں پر جو انہوں نے ایک سکولوں کے حوالے سے جو بحث کا جو اس نے حوالہ دیدیا یہ ان کا ہمارا ایک ٹکسٹ بجٹ ہوتا ہے تو ہم سالانہ ان کو دیدیتے ہیں ابھی جو تفصیل مانگا تھا وہ دیدیا ہے ابھی ہم تک ہم نے وہ پیسے ریلیز نہیں کیے ہیں وہ پہلے اس پر کرپشن کا الزامات لگا رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگر اس پر دوبارہ fudge ہوا ہے تو ہم انشاء اللہ ہم کمیٹی بھی بنائیں گے اور ہم خود بھی اس کو چیک کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی کرپشن نہیں ہونے دیں گے۔

**جناب اسپیکر:** وہ آفیسر بولتا ہے وہاں پر اکثر موجود نہیں ہے منسٹر صاحب۔ جی۔

**میر انتر حسین لانگو:** جناب اسپیکر صاحب! وزیر صاحب سے ایک ریکویٹ ہے کہ وہ ذرا سوال کو پڑھ لیں، جس کا جواب انہوں نے دیا ہے۔ سوال میں لکھا ہے۔ کیا وزیر ثانوی تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 2018-19ء جناب والا سوال 2018-2019 کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور جو پیسے سمجھوائے گئے ہیں یہ 2018-19 کی بحث کے پیسے سمجھوائے گئے ہیں۔ 2019-20 کا ابھی تک انہوں نے شاہد ریلیز نہیں کئے ہیں بلکن یہ جواب آیا ہے یہ 2018-19 کا جواب آیا ہے تو اس کے حوالے سے جو ہے اور پر جواب میں انہوں نے

لکھا بھی ہے آپ جناب والا وزیر تعلیم صاحب کا جواب پڑھ لیں۔ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے تعلیم کی مدد میں درج ذیل رقم مختص کی گئی ہے یہ 19-2018 کی بجٹ کا ہے جناب والا اس وقت جوبات منظر کر رہے ہیں وہ 20-2019 کی بجٹ کا کر رہے ہیں تو اس حوالے سے جب علاقے کے ذمہ دار محترم ایم پی اے صاحب ہے وہ جوبات کر رہے ہیں۔

**میر محمد خان اہٹری:** لانگو صاحب میں ان کو چیک کرتا ہوں 19-2018 کا اگر بجٹ ریلیز ہو گئے ہیں  
اگر ان پر کام نہیں کیا گیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس کو دیکھیں گے کمیٹی میں بحث دوں گا۔

**میر اندر حسین لانگو:** اس پر جناب اسپیکر میری ریکویسٹ بھی یہی ہے کہ چونکہ منظر صاحب بھی اس کو ایڈمٹ کر رہے ہیں اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

**جناب اسپیکر:** منظر ایڈمٹ نہیں کر رہے ہیں اس نے کہا اگر آپ کے تخفظات ہے میں کمیٹی کو بھیجنوں گا۔  
**میر اندر حسین لانگو:** جناب اسپیکر آپ مہربانی کر کے کمیٹی بنائے بیشک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ سے چار بندے چلے جائے وہاں پرسوے کر لیں، ایم پی اے صاحب وہاں پران کی مہمانداری بھی کریں گے اسکولوں کی ویزٹ کر لے اگر پیسے خرچ ہوئے ہیں well and good اگر نہیں ہوئے ہیں تو جنہوں نے کھایا ہے ان کے خلاف کارروائی کیجائے۔

**میر محمد خان اہٹری:** تو میں نے وہ کہہ دیا بالکل ہم ان کے خلاف اپنے ایجوکیشن کا کوئی کمیٹی بھیج دیں گے ادھران کو چیک کریں گے اگر خرچ نہیں ہوئے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کریں گے ہم۔

**میرزا بدلی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب میں اس کے ساتھ ہو جاؤں اس کو بتا دوں گا کہ یہ یہ ہیں۔  
**جناب اسپیکر:** ایم پی اے ادھران کو نشاندہتی کر دیں۔ جی۔

**میرزا بدلی ریکی:** وہ آئے سراسی اسکولوں میں دورہ کریں کہ یہاں پر کہاں کہاں پر کام ہوا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک وہ آپ نے بتا دیا وہ کر دیں۔ جی۔ شکریہ۔

جناب احمد نواز صاحب کا سوال کا جواب تو نہیں آیا ہے۔ زابر ریکی صاحب 169 سوال پکاریں۔

**میرزا بدلی ریکی:** سوال نمبر 169

**میر محمد خان اہٹری (وزیر تعلیم):** جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**169☆ میرزا بدلی ریکی رکن اسمبلی**

کیا وزیر شانوی تعلیم از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ضلع واشک میں اسکولوں کے

لئے بلڈنگ تعمیر کرنے کی مدیں کل سقدر رقم اجٹ مختص کی گئی ہے اور مختص کردہ بجٹ ارم کن کن اسکولوں کی بلڈنگز تعمیر کی جارہی ہے تفصیل دی جائے نیزا بتک جاری کردہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

#### وزیریانوی تعلیم:

بماں سال 19.2018 کے بجٹ میں ضلع واشک کے اسکولوں کے لئے بلڈنگ کی تعمیر کرنے کی مدیں درج ذیل رقم مختص کی گئی ہیں،

63,29,000/-.	گورنمنٹ بوائز پر ائمیری اسکول کلی فقیر محمد چے زرناز واشک	1
03,29,000/-.	گورنمنٹ بوائز پر ائمیری اسکول بنسار	2
03,29,000	گورنمنٹ بوائز پر ائمیری اسکول کلی یک مجھ حاجی محمد کریم	3
63,29,000	گورنمنٹ گرلنڈ پر ائمیری اسکول تالویوی کرینگ واشک	4
11,51,700	گورنمنٹ بوائز ڈل اسکول گواشنگ	5
16,20,300	گورنمنٹ گرلنڈ اسکول واشک	6
48,53,400	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول واشک	7
41,09,600	گورنمنٹ گرلنڈ ہائی اسکول ماٹکیل واشک	

مختص / جاری کردہ رقم کی تفصیل بالترتیب اسکولز اور گوشوارہ کے مطابق تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سپلیمنٹری یہ تقریباً same ہی ہے۔

میرزاد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ 19-2018ء کے کچھ اسکولوں کے بالکل یہ ٹینڈر بھی ہوئے ہیں۔ ڈیٹیل بھی ہے یہاں پر مگر ان میں ایک سکول ہے جناب اسپیکر! گورنمنٹ بوائز پر ائمیری سکول بانسر، جناب اسپیکر صاحب! یہ سکول ٹینڈر بھی ہوا پیسے بھی ریلیز ہوئے کام بھی شروع ہے مگر یہ اس جگہ میں XEN اور ڈی ڈی اونے، ڈی ای اونے سب نے اس جگہ کو وہاں سے ہٹا کے ایسے جگہ میں لے گئے وہاں پر سوائے مال مویشی، اونٹ وغیرہ وہاں پر ہیں۔ یہ سراس کا جواب مجھے منظر صاحب تادیں کہ یہ آپ نے ٹینڈر اس جگہ کا ہوا پیسے اس جگہ کیلئے ریلیز ہوئے آپ نے اس کو کسی اور جگہ میں ایسے ویران جگہ میں لے گیا ہے وہاں پر سوائے اونٹ اور کمری کوئی بندہ بھی نہیں

- ہے -

**میر محمد خان لہڑی:** جناب یہ سوال تو ابجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے یہاں پر ان کو recommend کیا تھا اگر وہ اس کو دوسرا جگہ پر شفٹ کیا گیا ہے تو وہ بی اینڈ آر کا کام ہے اور میں خود اس کو دیکھوں گا کہ کس جگہ پر شفٹ کر دیا گیا ہے تو آپ اس کا نام دیں، میں ان کو چیک کروں گا کہ آیا ہیں پر پہلے سکول موجود ہے یا ویسے بنایا جا رہا ہے۔

**میرزاد علی ریکی:** نام میں بتا رہا ہوں نام یہی ہے بانس روہاں پر یہ سکول وہاں پر نہیں ہے کسی اور جگہ میں کام شروع ہو رہا ہے آپ کا ڈیپارٹمنٹ نے آپ کے حوالے سے چیخ کیا ہے کس حوالے سے وہاں پر کوئی بندہ بھی نہیں ہے آپ چلے میں آپ کو دیکھا دیتا ہوں۔

**میر محمد خان لہڑی:** کام تو ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا ہے کام تو سی اینڈ ڈبلیو کرتا ہے وہی پر۔ اگر جگہ کے حوالے سے کوئی کیا ہے تو میں ان کو دیکھوں گا۔

**میرزاد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب ایکسین 2 ہیں جنید شاہ، جونیز ہیں۔ منشڑ صاحب یہاں پر نہیں بیٹھے ہیں عارف محمد حسنی صاحب وہ پتہ نہیں کہاں پر ہیں وہ دونوں مل کے ابجوکیشن اور دونوں ایکسینوں نے مل کے یہاں کو پتہ نہیں کوئی جگہ شفت کیا ہے، یہ ظلم ہے جناب اسپیکر صاحب۔ یہ سکول اس جگہ میں بنانا چاہیے کہ وہاں پر بچے موجود ہوں اس کلی میں اس جگہ میں کیونکہ ایسے جگہ میں یہ فنڈ کبھی کھار آتے ہیں یا نہیں آتے ہیں۔ اس جواب منشڑ صاحب اس کیلئے انکوازی، جناب اسپیکر میں نے نیب کو بھی اس کے خاطر درخواست دیا ہے۔

(خاموشی۔ آذان)

**جناب اسپیکر:** میرے خیال میں نماز کا وقفہ دیتے ہیں۔

**میر محمد خان لہڑی:** جناب اسپیکر! کام کرنا سی اینڈ ڈبلیو کا کام ہے کہ آیا اس کو س طریقے سے شفت کیا گیا ہے اگر ابجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس میں ملوث ہے تو میں ڈی ای او کے خلاف کارروائی کروں گا۔

**جناب اسپیکر:** منشڑ صاحب اگر ڈی ای او کو کہہ دیں کہ وہ جگہ دیکھیں اگر وہ جگہ شفت ہوا ہے پھر دیکھیں۔

**میرزاد علی ریکی:** نہیں آپ کا ڈی ای او جا کے یہ سارے اسی نے کیا ہوا ہے۔

**میر محمد خان لہڑی:** میں اس کو جناب اسپیکر صاحب دیکھوں گا اس میں اگر ڈی ای او یا ڈی ڈی اکوئی بھی ملوث ہے میں اس کے خلاف کارروائی کروں گا۔

**میرزاد علی ریکی:** کارروائی کریں گے نہ اس اسمبلی کے سامنے جناب اسپیکر صاحب یہ کہتا ہے کروں گا کارروائی۔

**میر محمد خان لہڑی:** آپ نائم رکھے میں آپ کیسا تھا خود چلوں گا۔

**جناب اسپیکر:** جی ابھی ایسا کرتے ہیں 20 منٹ کا وقفہ دیتے ہیں نماز کا اس کے بعد پھر۔

(وقفہ برائے نماز)

(اجلاس کی دوبارہ کارروائی چھ بجکر 55 منٹ پر جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! میرے خیال سے معزز ذری صاحب ضمنی سوال کو سمجھنے نہیں ہیں۔ جناب والا! ضمنی سوال ہم لوگوں کا یہ تھا کہ منسٹر صاحب فرمائے ہیں سی ایم صاحب نے ان کو پی ایس ڈی پی میں ان اسکولوں کے لئے واشک کے لئے کوئی پیسے نہیں تھے چیف منسٹر صاحب نے ان کو اسٹائل گرانت دی ہے تین کروڑ 70 لاکھ 51 ہزار روپے دیتے تھے۔ تین کروڑ 70 لاکھ 51 ہزار۔ تو جناب والا جو تفصیل انہوں نے دی ہے خرچوں کا، میں اسکولوں کے نام پڑھ کر آپ کو سنا تا ہوں، گورنمنٹ بواائز پرائزیری اسکول کلی فقیر محمد۔ گورنمنٹ بواائز اسکول بنسار، یہ پوری تفصیل دی ہے آٹھ اسکولوں کے انہوں نے ان میں انہوں تین کروڑ سات لاکھ روپے خرچ کیا ہے ساٹھ لاکھ سے زیادہ رقم کوئی 65 لاکھ کے قریب جو رقم بتتی ہے وہ ان کے پاس سیونگ میں چلی گئی ان کی تفصیل نہیں ہے جو خرچ انہوں نے کیا ہے وہ تین کروڑ سات لاکھ روپے خرچ کئے جب ان کو ملے تھے پیسے تین کروڑ ستر لاکھ 51 ہزار ملے تھے جو باقی پیسے سیونگ میں ان پیسوں کا کیا انہوں نے سرینڈر کئے واپس کر دیتے یا ان کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں یا ان پیسوں کی تفصیل ذرا بتا دیں کہ باقی پیسے کہاں ہیں؟

**وزیر تعلیم:** یہ کہتی ایم initiative پروگرام کے تحت ہم نے ایک پروگرام شروع کیا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں کہیں پر پانچ ہیں کہیں پر تین ہیں کہیں پر سات ہیں شروع کئے گئے تھے اس کا فرست فیز جتنے تھے ہم نے پیسے ریلیز کئے ہیں لقا یا جوان کے پیسے بچتے ہیں، ہم دوبارہ ابھی اسی مبنے کا پہلے تو آپ کو کہا کہ یہ جو ہمارا کینٹھ تھا پیسے ایلوکیشن اس میں کم رکھا گیا تھا ہم دوبارہ وہ enhance کے پیسے وہ ہم ان کے ریلیز کرنے جا رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اختر حسین لانگو صاحب آپ۔ اختر حسین لانگو صاحب آپ سوال تو کر لیتے ہیں جواب کے ٹائم کوئی اور busy ہو جاتے ہیں وہ جواب پھر آپ نہیں سنتے ہیں، چلے وزیر تعلیم صاحب آپ نے جو ہے ایوان کو مطمین کیا اس جواب میں آگے جاتے ہیں۔ جی نصراللہ خان زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Question No.151

**وزیر تعلیم:** پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**☆ 151 جناب نصراللہ خان زیرے:**

کیا وزیر شانوی تعلیم از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ شانوی تعلیم میں ایس ایس ٹی جزل اور سائنس ٹیچرز کی خالی پڑی

ہوئی اسامیوں کی کل تعداد کس قدر ہے تفصیل دی جائے۔ نیز کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اسامیاں پُر کرنے کی غرض سے پلک سروس کمیشن کے حوالے سے کی گئی ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان اسامیوں کو کب تک پُر کیا جائے گا تفصیل بھی دی جائے۔

#### وزیر ٹانوی تعلیم:

محکمہ (ثانوی) تعلیم حکومت بلوچستان میں ایس ایس ٹی جزل، ایس ایس ٹی سائنس ٹیک، ایس ڈی ایم ایس اے ٹی ایس پی ای ٹی کے (2246) پوٹھیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ تفصیل ذیل ہے۔

سلسلہ نمبر	جنس	ایس ایس ٹی جزل	ایس ایس ٹی سائنس	ایس ایس ڈی ایم	ایس اے ٹی	ایس پی ای ٹی	کل تعداد
1	مرد	781	521.5	21.5	27.5	51.8	1457.3
2	خواتین	419	330.5	3.5	2.5	17.5	788.5
							2246

2۔ محکمہ (ثانوی) تعلیم حکومت بلوچستان نے محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کو آسامیوں کی تفصیل بھیجی ہے تاکہ بلوچستان پلک سروس کمیشن بھیج کر بھرتی کا عمل شروع کیا جاسکے۔ تفصیل مختصر ہے لہذا اسمبلی لاپریسی میں ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ کہ یہاب بلوچستان پلک سروس کمیشن ہی بتا سکتا ہے کہ کب تک ان اسامیوں کو مشتہر کر کے اور باقی کا عمل کمل کر کے، ناموں کے سفارشات اس مجھے کو ارسال کریں گے تاکہ اسامیوں کو پُر کیا جاسکے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر سیلیمنٹری سوال ہے کہ انہوں نے یہاں کہا ہے کہ درج ذیل ہم ٹیچرز کی پوٹھیں پلک سروس کمیشن کو بھیجی ہے یہاں ایس ڈی ایم 21.5۔ ایس اے ٹی 27.5۔ ایس پی ای ٹی 51.8 اسکا کیا مطلب ہے؟۔

وزیر تعلیم: جناب اسپیکر! یہاں پر تقریباً ہمارے ہاں 45 سو کے جو پوٹھیں ہیں 50 پرسنٹ ہم نے پر موشن کو ٹے کے لئے چھوڑا ہیا اور تقریباً 22 سو پچاس کے فریب ہیں جو ہمارے پلک سروس کمیشن کو ہم نے دیدے ہیں یہ پوٹھیں فل کرنے کے لئے اور یہاں پر جو ہماری خواتین جو ایس ایس ٹی ٹیچرز ہیں ان کا الحمد للہ رزلٹ بھی آچکا ہے پلک سروس کمیشن سے ابھی ان کا Viva ہو رہے ہیں بقا یا جو یہ ہمارے تقریباً چودہ سو 57 پوٹھیں ہیں تو یہ ہمارے مرد حضرات جو ہے ان کے ہیں تو یہ بھی انشاء اللہ و تعالیٰ چند دن میں ان کا رزلٹ آ جائیگی۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں جناب اسپیکر انہوں نے کہا ہے 51.8 ہے یہ ایس پی ای ٹی یہ کیا ہے یہ مجھے

بتایا جائے کہ یہ کوئی اعتشار یہ کا مطلب پوٹھیں ہے 51 پوٹھیں ہیں یا کیا پوٹھیں انہوں نے لکھا ہے 27.5 لکھا ہے یہ کیا ہے ایس ڈی ایم کی 21.5 لکھا ہے کیا ہمیں سمجھادیں؟۔

**وزیر تعلیم:** ان کا شاید ریشو ہو گا جو ہم نے اس کے لئے نکالے گئے ہمارے 50% پر سونٹ کوئٹہ کے لئے اس کے لئے شاید یہ چیزیں ہوں تو اگر اس کا کیا ہے next آپ سوال کریں اس کا میں جواب آپ کو دے دوں گا۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** نہیں سوال تو میں نے کیا ہے آپ نے جواب دیا ہے آپ ہمیں مطمین کرے کہ ڈیپارٹمنٹ سے یادوبارہ کل کے کل کے اجلاس کے لئے ڈیفگریں اس کی تفصیل ہمیں دیدیں کہ اس کا مطلب کیا ہے یہ جو آپ اعیشاروں کی وہ کرتے ہیں 51.8 ہے اس کا کیا مطلب ہے؟۔

**وزیر تعلیم:** نہیں تفصیل تو دیا گیا ہے آئی کو دیا گیا ہے تفصیل آئی کو دیا گیا۔

جواب نصراللہ خان زیریے: نہیں مجھے دیا گیا ہے منسٹر صاحب ابھی اس کا مطلب مجھے بتائے کہ ایس ڈی ایم کی 21.5 لکھا ہے آپ نے جواب میں یہ کیا ہے؟

**وزریور تعليم:** پلک سروس کمیشن کو چلا گپا ہے نیا کوئی ایسا جواب دیدیا پا لکل اگر یہ چیز ہے تو اس کا۔

جناب ڈی ایسپیکر: نہیں یہاں مشر صاحب کے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی آپا ہوا ہے کہ نہیں آپا ہے؟۔

وزیر تعلیم: خیر آپ اگر fresh question لیکر آجائیں گے دوبارہ ہم next session میں آپ کو اس کا مکمل ٹوٹل ڈیا دیونگا آپ کو۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی صدارت سردار پارک خان موسیٰ خیل، ڈیٹی اسپیکر نے کی)

**جناب ڈیٹی اسپیکر:** جی شناء بلوچ صاحب! ضمنی سوال دریافت فرمائیں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر صاحب۔ شکریہ وزیر موصوف نے جس طرح یہاں پر تفصیل دی ہے کہ کوئی دو ہزار دو سو 46 کے قریب یہ سینٹر لیول کی پوزیشن ہیں یہ خالی ہیں۔ میں یقیناً موجودہ وزیر صاحب کو موردا لزام نہیں ٹھہراؤں گایاں کہ موجود یہ گذشتہ اٹھ دس سال میں مکمل تعلیم میں جو ہے یہ ملازمتیں جو ہیں ہمیشہ خالی رہیں ابھی کچھ پر appointments ہو رہی ہیں ہم سب نے ملکر منستر صاحب نے کوشش کی ہے خدا کرے یہ ساری چیزیں بہتری کی طرف جائیں لیکن آپ کو اندازہ منستر صاحب کو یاد ہو گا ایک دفعہ پہلے بھی ہم نے کہا تھا اور میں دوبارہ اس کا سوال بھی ہے اور ایک تجویز بھی ہے ایجودکیشن کے مکملے میں جس طرح باقی دنیا کے تمام ماؤنٹن جو بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں ان کو پڑتا ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر جو ہیں ڈیڑھ سال بعد دو سال ہمارے اتنے ریٹائر ہو رہے ہیں اب ایک دو سال اس کی ریٹائرمنٹ سے پہلے ریکورٹمنٹ کا پر اس شروع کرتے ہیں اس کو کہتے ڈیش بورڈ وہ بناتے ہیں جسمیں آپ کو پڑتے

ہے کہ میرے اتنے ٹھیکر زنگل رہے ہیں میں اتنے انڈکٹ کرنے ہیں تاکہ ایک دن بھی طلباء کا وہ ضائع نہیں ہوں۔ ابھی میں چھوٹی سی آپ کو ایک مثال دونگا ذرا دیکھنا یہ جو ہے ایس ایس ٹی جز ل۔ ایس ایس ٹی سائنس۔ ایس ایس (ٹیک)۔ ایس ڈی ایم۔ ایس اے ٹی یہ بہت امپارٹمنٹ ہیں یعنی جب بچہ پر اندری سے ڈل اور میرٹ کی طرف جاتا ہے یہ وہ اساساً تذہب ہیں جو اس نوجوان کا ذہین اس کی نالج اس کی تعلیم بناتے ہیں ان جیئنر مگ کی طرف یہ نالجوہی کی طرف میڈیکل کی طرف یا کسی اور شعبے کی طرف یہ لوگ ہوتے ہیں یہ آپ دو ہزار دو سو 46 اگر ٹھیکر مانس کریں یعنی ایورنج ایک استاد جو ہے وہ ڈھائی سو بچوں کو جو ہے پڑھاتا ہے ایک سال میں اس کو مطلب اسکو ایک اسکول میں کو کرتا ہے ان سب کو اگر ضرب دیں دو ہزار دو سو 46 کو ڈھائی سو پر پانچ لاکھ 61 ہزار پانچ سو کے قریب بچے جو ہیں وہ اس وقت جو ہے آپ کے کوئی گذشتہ آٹھ، دس سال سے محروم رہے ہیں سائنس کی Maths کی، جز ل کی کیمسٹری کی یا فزکس کی تعلیم سے کیونکہ یہ پوٹھیں خالی پڑی رہی جو بلوچستان میں کی degradation ہے۔ تو میں صرف آپ کو یہ تجویز دونگا کہ آپ ایجوکیشن پر ایک بہت ہی اچھی سی ٹینکنیکل کانفرنس بلا کیں آپ کو یاد ہے میں اور آپ ایک ساتھ تھے ”الف) اعلان“ والوں کا جو پروگرام تھا جس میں بلوچستان پر سب سے بڑا اڑام یہی ہے کہ گیارہ ارب روپے ہم خرچ نہیں کر سکے پچھلی حکومت آپ نہیں یہ ایک جز ل بلوچستان کا جو ہے سب سے بڑا چینچ ہے، گیارہ ارب روپے ہم بلوچستان میں تعلیم اسکول کے حوالے سے وہ خرچ نہیں کر سکے وہ لپس ہو گئے پچھلے، پچھلے حکومتوں نے کہنے پچھلے نے کہنے اب جوانہوں نیا پنے سی ایم initiative کا ذکر کیا ہے دو دفعہ یہ ٹینڈر ہوئے اسکول سی ایم ایشیئو کے تھے میڈل، ماڈل، ماڈل ہائی اور اس کے بعد کینسل یعنی گذشتہ سال ہم ایک بھی اسکول آپ گریڈ نہیں کر سکے اس میں عمارت نہیں بناسکے۔ اس دفعہ بھی دوبارہ کوئی تقریباً چھ مہینے سی ایم سیکرٹریٹ میں فائل پڑی رہی اور میں خود ذاتی طور پر follow کرتا رہا کہ ہمارے ایجوکیشن کے ساتھ کم منٹھنٹ ہے کہ یہ سمری سیکرٹریٹ سے نکلے اور آخ ر جس طرح ابھی آپ نے کہا آخری کینٹ مینٹ میٹنگ میں نکلا تو میں بحثیت بھائی آپ کو مشورہ دیتا ہوں یہ آپ صرف اپنے کندھوں لیں تعلیم کو تقسیم کریں ہم سب کے کندھوں پر اس کا بوجھ ڈالیں آئیں بیٹھیں ہم آپ کو دنیا بہترین میں آپ کو نظام مفت میں ہم تجویز کر کے آپ کو بنا کے دیدینے including software کہ جس میں آپ کو پتہ ہو گا کہ اس اسکول میں کتنے ٹھیکر کم ہیں کتنے بچوں کی زندگیاں خراب ہو رہی ہیں dash board system کریں گے تاکہ ایک بھی اسکول جو ہے وہ بغیر استاد کے ناں ہوں تو جب تک آپ نے کوئی اس طرح comprehensive strategy نہیں بنائی ہے اس وقت تک بلوچستان میں تعلیم بہتر نہیں ہو گا۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔

**وزیر تعلیم:** جناب جو شناء بلوچ صاحب نے کہا یہ جو ہمارے پلک سروس کمیشن کے ذریعے 2015ء سے بھر تی نہیں ہو رہے تھے۔ یہ credit موجودہ گورنمنٹ کو جاتا ہے میں آپ کو کہتا ہوں کہ یہ پوٹیں ہم تقریباً 6 میونی میں اور ہم نے پلک سروس کمیشن کو دے دیے ہیں آپ کے جو خواتین کا تقریباً 788 پوٹیں ہیں اور ان کا رزلٹ بھی آپ کا ہے اس وقت۔ اور مرد حضرات کے تقریباً 1457 پوٹیں ہیں اور ان کا بھی رزلٹ چند دن میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ ان کے viva-voice zone wise اس کو تقسیم کیا گیا انشاء اللہ تعالیٰ یہ appointment ہوں گی اپنے علاقے میں اپنے یونین کوسل میں اپنے ڈسٹرکٹوں میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو تعینات کریں گے اور تعلیم ایک بہتری کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ جائیں گا۔ جیسے میرے دوست نے کہا کہ CM کے تحت پرائمری اسکول، بانی اسکول اور مڈل ماؤل کا جو ایک فارمولہ تھا ہمارا تو اس میں پرائمری اسکولوں کے لیے جو half release ہم نے کیے تھے بقا یہ جو ہمارے مڈل تھے بانی تھا ان کے لیے انہوں نے allocation کم رکھا تھا تو بھی جو ہمارا ایک cabinet کا جلاس ہوا اس میں ہم نے تقریباً اس کے پیسے announce کیے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی جلد سے جلد release ہوں گے اور ان پر بھی کام ہو گا۔ ایک ہمارا "واش" کا پروگرام تھا جو پچھلے دور حکومت میں پانچ سال میں ایک ارب روپے رکھے گئے تھے لیکن وہ ہر سال اس کو ضائع کیا جاتا تھا یہ بھی کریڈٹ موجودہ گورنمنٹ کو جاتا ہے تو اس وقت تقریباً 1700 اسکولوں میں ہم "واش" کا پروگرام ہے "واش" کا جو پروگرام ہے جو اس کو بھی بنانے جا رہے ہیں۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں ایک دو سوال رہتے ہیں اس کے بعد پھر آپ point of order پر بات کریں نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 152 دریافت فرمائیں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** question No 152

**152 جناب نصر اللہ خان زیرے کرن اسمبلی:**

کیا وزیر ہائرا بیجو کیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ محکمہ ہائرا بیجو کیشن میں یکچھ رز کی خالی پڑی ہوئی آسامیوں کی کل تعداد کس قدر ہے اور مالی سال 2018.19 کے بجھ میں یکچھ رز کی کل کس قدر آسامیاں تخلیق / منظور کی گئی ہیں خلعواز تفصیل دی جائے نیزان آسامیوں کو کب تک پُر کیا جائے گا تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر برائے ہائرا بیجو کیشن:**

محکمہ ہائرا بیجو کیشن حکومت بلوچستان نے 2019 میں یکچھ رز کی کل 1822 آسامیاں بلوچستان پلک سروس کمیشن کو مشتہر کرنے کی درخواست کی تھی۔ اور ان تمام آسامیوں پر ٹیکسٹ کا شید و دے دیا ہے اور ٹیکسٹ جاری ہیں۔ مزید

تفصیل یہ کہ ان 1822 اسمیوں میں 2018 کی 60 زیرالتوا اسمیاں بھی شامل ہیں اس کے علاوہ 2018 کی زیرالتوا شدہ 165 اسمیوں پر تعییاتی کے پہلے ہی احکامات صادر کئے جا چکے ہیں، جن میں 26 مرداور 39 خواتین لیکچررز شامل ہیں۔

**وزیر تعلیم:** یہ ہائز ایجوکیشن کا ہے یہ۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** آپ نہیں ہے ایجوکیشن کے۔

**وزیر تعلیم:** ہائز ایجوکیشن کا ہے۔ اور جواب اسکا نہیں آیا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب اسپیکر یہ سوال تھا کافی عرصہ پہلے میں نے کیا بھی تک ڈیپارٹمنٹ یہ کہہ رہی ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

**وزیر تعلیم:** ان کے بھی پہلک سروں کمیشن کو انہوں نے بھیجا ہے ان کے بھی انشاء اللہ و تعالیٰ exams جلد سے جلد ہو جائیں گے جو لیکچر ارز ہیں اور ہماری کالجز کی ہے انشاء اللہ و تعالیٰ وہ بھی جلد سے جلد ختم ہو جائیں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** یہ دوبارہ آجائے تاکہ تفصیل کے ساتھ اور written جواب آجائے جناب اسپیکر۔

**وزیر تعلیم:** ویسے آپ خود بھی دیکھیں اخبارات میں وہ ہمne پہلک سروں کمیشن ہیں ان کے اشتہارات بھی دے دیئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بھی exam ابھی جلد سے جلد ہو جائیں گے ہمارے جو لیکچر ارز ہیں وہ بھی بھرتی ہو جائیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی جناب احمد نواز بلوج صاحب آپ اپنا سوال نمبر 177 دریافت فرمائیں۔

**☆ 177 ☆ احمد نواز بلوج رُکن اسمبلی:** 15 اکتوبر 2019 کو موخر شدہ

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 2013 تا حال صوبہ کے دیگر اضلاع سے بذریعہ تبادلہ اور اٹھنٹ کی بنیادوں پر ضلع کوئٹہ کے مختلف اسکولوں میں تعینات کردہ اساتذہ کے نام بمعہ ولدیت، عہدہ، گرید، جائے تعییاتی اور مستقل جائے تعییاتی کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

**وزیر برائے ثانوی تعلیم:**

جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

**وزیر تعلیم:** اس کا جواب تو نہیں آیا لیکن میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں احمد نواز کو۔

**میر احمد نواز بلوج:** جناب اسپیکر یہ زبانی کیسا جواب دے گا مجھے؟۔

**وزیر تعلیم:** نہیں میں جواب دینا چاہتا ہوں میرے ساتھ پڑا ہوا ہے میں دینا چاہتا ہوں اسکا جواب۔

**میر احمد نواز بلوچ:** نہیں نہیں نہیں، جناب اپسیکر۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** جی. جی آپ دے دیں جواب۔

**وزیر تعلیم:** جناب اپسیکر صاحب جیسے کہ میرے موکل دوست نے سوال کیا ہے جب ہم نے recruitment policy شروع کیا تو اس وقت ڈائریکٹریٹ کی طرف سے ایک letter issue attachment کیا کہ ہم جتنے ہیں وہ ختم کیے ہیں۔ حقیقت ہے کہ اگر یہ کہنا چاہتا ہے کہ 2013ء سے وہ تفصیلات دیئے جائیں آپ رونگٹ دیں AG کو اور محکمہ تعلیم کو کہ وہ لست دے دیں ہم وہ بھی آپ کو دے دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ پچھلے 2013ء سے شروع ہوا 2018ء تک ہم آپ کو دیدیں گے۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اپسیکر! نہیں کسی باہر کے ضلع سے اگر کوئی میں کسی کو attachment کیا ہے یا ٹرانسفر کیا ہے۔ وہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے، ہم اے جی سے کیوں پوچھیں۔ اے جی ٹرانسفر، پوسٹنگ یا attachment نہیں کرتا۔ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے، ڈیپارٹمنٹ کو اس کا جواب دینا چاہیے کہ 2013ء سے ابھی تک کتنے لوگ باہر کے ضلعوں سے interior بلوچستان سے ٹرانسفر کر کے انہوں نے کوئی میں adjust کیے ہیں ان کی تفصیل ہمیں دیدیں اور باہر کی اسکولوں سے جو وہ لوگ واپس ٹرانسفر ہو کر کوئی آئیں ہیں تو ان اسکولوں میں جو shortfall ہیں اس کو انہوں نے کس طرح cover کیا ہے؟۔

**وزیر تعلیم:** دیکھیں میں نے پہلے کہا کہ جب ہم نے recruitment policy شروع کیا تو اسی دوران، ڈائریکٹریٹ سے ایک لیٹر issue attachment کیا کہ ہم نے ختم کیا ہے جہاں جس کا جس ڈسٹرکٹ میں ہیں جس علاقے میں ہیں وہ واپس چلے جائیں اگر اس میں اور بھی دوستوں کو ابہام ہے وہ آپ کے توسط سے یا تعلیم کے حوالے سے جو چیزیں ہیں اگر اسی دوران کوئی بھی کچھ ہوا ہے پچھلی دول حکومت میں 2013ء کی آپ تفصیل مانگ رہے ہو تو وہ بھی ہم آپ کو دیدیں گے۔

**میر احمد نواز بلوچ:** سر 2013ء کا detail۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب اپسیکر صاحب تفصیل کیا تھا منشہ صاحب ہمیں جواب دیدیں پھر اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

**میر احمد نواز بلوچ:** جی ان پر پھر بحث کریں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب اپسیکر! وہاں کی آبادی وہ بیچارے در بدر پھر رہے ہیں باہر سے لوگ آ

کر کے دیگر ڈسٹرکٹ سے وہ ہماری پستیں fill کرتے ہیں پھر جا کر اپنے پوسٹوں پر اور لوگ لگاتے ہیں متعلقہ ڈسٹرکٹ میں تو یہ بڑا issue ہے اس کا پورا تفصیل کے ساتھ جواب آ جائیں تاکہ کوئی کوئی لوگ بھی کوئی روزگار مل سکیں انکو وہ نوکریاں کریں۔

**میر احمد نواز بلوچ:** ہمارے ہمارے 9 حلقات ہیں اور اس میں کہاں کہاں سے لوگ آ کر یہاں پر پوسٹوں پر تعینات ہوتے ہیں۔

**حاجی محمد خان اہری (وزیر تعلیم):** جناب اسپیکر صاحب میں تو کہتا ہوں کہ میں جب یہاں پر recruitment پالیسی شروع کیا ہم نے اس کو واپس بھیج دیا پچھلے دور حکومت میں وزارت تعلیم آپ کے پاس تھا آپ لوگوں نے ادھر جہاں پر لوگوں کو تعینات کیا تھا تو ہم نے چھ مہینے پہلے ان کو واپس بھیج دیا۔ اگر آپ تفصیل مانگ رہے ہیں۔ آپ مجھے وہ بتائیں کہ کون سے لوگ آئے ہیں۔

**میر احمد نواز بلوچ:** آپ detail دیدیں ہم نے سوالات کیے ہیں آپ جواب دو آپ جواب دو۔

**وزیر تعلیم:** میرے کہنے کا مقصد وہ 2013 سے پوچھ رہا ہے ابھی کافیں پوچھ رہا ہے۔

**میر احمد نواز بلوچ:** 2013 سے 2019 تک۔

**وزیر تعلیم:** وہ 2013 سے پوچھ رہا ہے اس کا جواب بھی میں دے دوں گا آپ کو۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب اسپیکر! order in the House زیرے صاحب! جو لوگ زیارت سے یہاں پر لگا ہیں جو لوگ پشین سے یہاں پر لگا ہیں جو آپ لورالائی سے یہاں پر لگایا ہیں میں سارے تفصیل آپ کو دے دوں گا۔ منسٹر صاحب اس میں جو ہے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہیں باس نہیں۔ اس میں جو ہیں جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس کا ریکارڈ پڑا ہوتا ہے چاہے 2003ء سے ہو یا 2013ء سے ہو۔ تو آپ مہربانی کر کے ایوان کو جو ہیں ان کو اس کی کاپی دے دیں۔ جو ریکارڈ آپ لوگوں کے پاس پڑا ہوا ہے۔

**وزیر تعلیم:** جناب اسپیکر صاحب Next اجلاس میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ریکارڈ پیش کر دوں گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اور آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بھی پابند کریں کہ ایسے important اجلاس میں جو سوالات ہوتے ہیں کہ اس کے اعلیٰ افسران تو کم از کم اس دن موجود ہوا کریں اور میٹھا کریں۔

**وزیر تعلیم:** Next اجلاس میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

**میر احمد نواز بلوچ:** thank you جناب اسپیکر۔

**میر حمل کلتی:** جناب یہ سیکرٹریز صاحب نے بالکل اسمبلی اجلاس کو مناق بنا دیا ہوا ہے آپ مہربانی کریں ان کو پابند کریں کہ وہ اس دن توکم از کم اپنے حاضری کو لینی بنائیں سوالات میں معزز زمیندار کر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ہم اپنی سے ایک لیٹر بھی بخواہ دیتے ہیں۔ بس ابھی سارے ڈیپارٹمنٹس کو ایک لیٹر بخواہ دیں اور ایسے دن جو سیکرٹری نہیں آئیں گا اس کے خلاف کارروائی کی جائیگی بالکل۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب آپ دیکھ لیں ایک دو کے علاوہ کوئی سیکرٹری صاحب بھی موجود نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ بہت light لے رہے ہیں ایوان کی کارروائی اس طرح آگے نہیں چلے گی سیکرٹری صاحب ان کو ایک لیٹر بھیج دیں۔

بی ملک نصیر احمد شاہ وہانی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 189 دریافت فرمائیں۔

☆ **189 ملک نصیر احمد شاہ وہانی، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر تعلیم از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ دور حکومت میں قائم کردہ مختلف اسکولوں کے عمارتوں کی حالت مخدوش ہے اور اُنکے منہدم ہونے کا اندیشہ ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے اسکولوں کی کل تعداد کتنی ہے اور ان کی تعمیر پر آمدہ لاگت رقم کی اسکول وضع و تفصیل دی جائے نیزاں ناقص تعمیر پر اگر ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تو تفصیل بھی دی جائے

**وزیر برائے ثانوی تعلیم:**

جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہ وہانی:** اس کا جواب تو نہیں ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میرے 3 سوال اور ہیں ان کا بھی جواب نہیں ہیں اور یہ 3 سوال میں نے پچھلے سیشن میں بھی میرے 3 سوال تھے ان کے بھی جواب نہیں آئے تھے میرے خیال میں یہ سب کے جوابات نہیں آتے ہیں پھر 3 میں کے بعد دوبارہ سیشن ہو جاتا ہے اور اس میں پھر نئے 3 سوالات میں کرتا ہوں باقی بھول جاتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر صاحب یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے جس طرح ابھی احمد نواز نے کہا کہ اگر وہ ایک ڈیپارٹمنٹ کا attachment جتنا بھی یہاں پر ٹھپر ہیں اور سیکرٹری کے لیے یا اس ڈیپارٹمنٹ کے لیے نکالنا کوئی بڑی بات نہیں ہیں کہ آج ادھر نیچے لکھا ہوتا تھا کہ کوئی میں جو ہیں تقریباً 360 ایسے ٹھپر ہیں جو attachment پر ہیں لیکن اس کا جواب نہیں ہیں یہ جان بوجہ کر جناب اسپیکر صاحب

سوالات کا جوابات نہیں دیتے ہیں تمام معزز ارکان جو ہیں ہم جب سوالات کرتے ہیں ہم شکنی ہوتی ہیں کہ ابھی اس کوئٹہ کے اندر صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے attachment پر لوگ نہیں ہیں آپ ہیلائٹ ڈیپارٹمنٹ کو لے لیں جناب اسپیکر صاحب آپ کھیل و ثقافت کو لے لیں۔ میرے اپنے اسٹیڈیم میں پچھلی دفعہ میں نے بلوایا ان لوگوں کو۔ میں نے دیکھا کہ کچھ ایسے لوگ ہیں وہاں کا پروائز راس علاقے کا نہیں ہیں بھائی آپ کدھر آیا ہے میں فلاں علاقے سے۔ کس نے بھیجا ہے وہ کہتا ہے کہ میں attachment پر ہوں۔ یعنی کوئٹہ تو ایک ایسا جگہ بنانا ہوا ہے کہ ہر شخص یہاں پر آنا چاہتا ہے اور ہر شخص جب یہاں پر آنا چاہتا ہے پھر آپ نصیر آباد کی پوسٹس خالی کرو۔ آپ پشین کی پوسٹس خالی کرو۔ attachment پر یہاں پر بھیجو۔ گزشتہ دنوں ہمارا اسکول کا ایک جو نائب قاصد ہے وہ فوت ہوا جو باپ داد کے دور سے چلے آ رہے ہیں اس کے دوسرے دن جب میں گیا اسکول۔ دوسری ایک نائب قاصد بیٹھا ہوا ہے تو میں نے ہیڈ ماسٹر کو کہا کہ اس کو واپس کیا جائے اور آنے والے ان پوسٹس میں جب وہ پوسٹس آئی تو بد قسمتی یہ ہے کہ جھٹر ابھی ہمارے منسٹر صاحب بر امان رہا تھا دیکھو میرے ساتھ وہ لست پڑی ہوئی ہیں ہمیں اس میں حصہ نہیں دیا جاتا ہے ہم آپ کے ساتھ وہ لست شیئر کریں۔ ہم جب کہتے ہیں کہ کمٹی بنائی جائے یہ ایوان میں ہم وہ چیزیں آپ کو دیکھانے کے لیے۔ اس لست میں اگر راولپنڈی کا کوئی شناختی کارڈ نمبر نکلتا ہے بندے کو تو ہم نے نہیں دیکھا ہے کہ اس کا کہاں سے تعلق ہیں لیکن ہم اس شناختی کارڈ سے پتہ چلاتے ہیں کہ یہ نمبر جو ہیں راولپنڈی کا ہے یہ کراچی کا ہے یہ فلاں جگہ کا ہے پھر ہمارے منسٹر اس کا بر امناتے ہیں ابھی یہ ہے کہ ساتھ سوال یہ ہو گئے اور چار سوال میرے اس میں درج ہیں تو میرے خیال میں مسلسل یہ 14-13 سوالات میں نے کیے ہیں مجھے کسی سوال کا جواب نہیں آ رہا ہے ہمارے وقت ضائع ہو رہا ہے جناب اسپیکر صاحب ہم یہ سوالات پوچھتے ہیں ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے آج ایوان بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے وزراء نہیں ہیں ہم تو مجبوراً اس لیے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمارے سوالات ہیں ہم پوچھنا چاہتے ہیں لیکن جو ہمارے سیکرٹریز اور ان کے جو وہاں پر بکس ہیں وہ خالی پڑا ہوا ہے سوائے ایک دو سیکرٹری کو میں ہمیشہ دیکھتا ہوں ایک حاجی محبوب احمد شاہوی صاحب ہیں یا ایک بزدار صاحب ہیں، ایک آدھ جو ہمیشہ یہاں پر نظر آتے ہیں باقی تو لوگ تو اس ایوان کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یا پھر ہماری آپ کی طرف سے کوئی سخت روونگ نہیں آ رہا ہے یا پھر حکومت ان کو کہتا ہے کہ آپ چلیں ہم لوگ مطمئن کریں گے۔ جس طرح وزیر صاحب ہمارے بھائی ہے ہمارے ساتھی ہے جب اس سوال کا جواب نہیں ہے تو اپنے سے کیوں الٹا سیدھا بات کرتا ہے کہ بھائی آپ یہ ہے میں اس کا جواب دے دو گا وہ ایک سادہ سا سوال ہے کہ کتنے لوگ ہیں آپ بولیں گے کہ 18۔ جب آپ کے ساتھ جوابات نہیں ہیں تو بولو جواب نہیں ہے آخر میں یہی ہوا کہ اس نے وقت بھی ضائع کیا

اور بولا جواب پھرالے اس میں دے دوں گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** چلیں ملک صاحب ان سوالوں کے جن کے جواب نہیں ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوںی:** جناب اسپیکر! ہم آپ سے ایک اور رو لنگ بھی چاہتے ہیں ایک 18 والا ہے پتہ نہیں اس درمیان میں کوئی اور سیشن ہو گا میں اپنے سوالوں کا جواب چاہتا ہوں لوکل گورنمنٹ سے متعلق دسوالات تین سوالات ادھر ہیں پی اتنی ای کامنٹر ابھی بیٹھا ہوا تھا، میں نے کہا بات کروں گا وہ ابھی نظر نہیں آ رہا ہے۔ کچھ اور بھی مسئلے ہیں زیر و آور میں بھی ہم نے کچھ بات کرنی تھی۔ اور اسمبلی کا اجلاس اتنی طویل ہوتا جاتا ہے غیر ضروری باتیں ہوتی رہتی ہیں اصل مسئلے جو اصل مقصد ہو جاتا ہے پھر یہ سب چلے جاتے ہیں ہم خواجوہ بس اس میں ہمارے باتیں ریکارڈ میں آ جاتے ہیں کوئی سننے والا نہیں ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! بالکل جس طرح سیکرٹریز غیر حاضر ہتے ہیں اس طرح ہمارے منشی صاحبان بھی غیر حاضر ہتے ہیں پھر بھی میں حاجی محمد خان لہڑی صاحب کو داد دیتا ہوں کہ موجود رہتا ہے وہ اپنے جو سوالات ہیں اس کی مطابق جواب دے دیتا ہے۔ لیکن باقی ہمارے منشی صاحبان تو ہمیں دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ بہت سارے نہیں پوسٹ اس نے دیا یا نہیں دیا، ہم اس کی مہربانی لیکن ہم نے وہ چیز یہاں پر آپ کے سامنے لایا کہ یہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں یہ ہمارے لوگوں کا حق تھا نہیں ملا ہے ہماری آواز تو یہی ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** مٹھا خان بھی بہت کم نظر آتا ہے اسمبلی میں۔

**ملک نصیر احمد شاہوںی:** مٹھا خان تو آتا ہے لیکن ابھی اس کے متعلق جس دن سوالات ہوتے ہیں اس دن بھاگ جاتا ہے۔ تو میں اصلی آپ سے ایک رو لنگ چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب اگلے سیشن میں میرے جتنے سوالات ہیں ان کا جواب آنے چاہیے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک صاحب نے بتا دیا اور تمام ڈیپارٹمنٹس کو لیٹر لکھ کر بھیج دیا گیا ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہوںی:** حاجی صاحب! اگر میں یہ سوال کا میں نے تو نمبر پکارا۔ ہاں ٹھیک ہے۔

**وزیر تعلیم:** جناب اسپیکر صاحب! یہ next اجلاس کے لیے رکھ دیں اس کو جوابات ملیں گے سوال رہا شناختی کارڈ نمبر کا۔ آپ شناختی نمبر پر نہیں جائیں اس کا ٹوٹل ڈیٹا چیک کریں کہ آیا وہ بلوچستان کا ہے کس جگہ کا ہے کہاں کا ہے، شاید وہ لوگ مجھ سے پہلے اور آپ سے پہلے یہاں پر آباد ہوا ہوں۔ تو کم از کم آپ شناختی کارڈ کا نمبر اس پر نہیں چیک کریں اس کو نہیں دیکھیں کہ بھائی اس کا نمبر یہ کوئی کا نمبر نہیں ہیں کسی اور جگہ کا ہیں تو آپ اس کو بھی دیکھیں گے پورا اس کا ڈیٹا لے کر دیکھیں گے یہ کس ٹائم سے یہاں پر آیا ہے وہ soil of son اس صوبے کے ہیں پتہ نہیں شاید

میں بھی اس ٹائم نہیں آیا ہوگا آپ بھی نہیں ہوں گے وہ لوگ یہاں پر آباد ہوں گے۔ تو اس کا آپ تھوڑا صحیح دیکھیں ریکارڈ چیک کریں پھر اس کے وہ متعلق آپ سوال کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ ریکارڈ ٹھیک دیں اس سے پھر پتہ چل جائیگا۔

**ملک نصیر احمد شاہ ہوانی:** جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ کوئئہ کاشناختی کا روڈ ہیں اس کے فرست میں آتا ہے، 54400 یا 01 آپ پتہ چلا سکتے ہیں کہ یہ کوئئہ کا ہیں اگر اس میں 333 یا آتا ہے کہ ہم پتہ چلا سکتے ہیں کہ یہ پنڈی کا ہے۔ اگر اس کو آپ ابھی لوکل بناتے ہیں یا اس کو آپ نے ابھی تو میرے پاس آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے ثبوت ہیں، جب میں شیر کروں میرے ساتھ بھی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے ثبوت پڑے ہیں جب میں شیر کرنا چاہتا ہوں وزیر اعلیٰ کو کہتا ہوں کہ اس کے لیے کمیٹی بنایا جائے۔ تو وہ کہتا ہے کہ CMIT میں چلا جائے۔ تو وہ تو CMIT آپ آج تک بتائیں کہ CMIT کتنے گھلے ہوئے ہیں بلوچستان میں کہ آپ ہر سوال پر اٹھتے ہیں کہ پچھلے گورنمنٹ نے یہ کیا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تو میرے خیال سے کارروائی آگے بہت رہتی ہے کارروائی کی طرف آتے ہیں اس پر مزید میرے خیال سے۔

**میر اندر حسین لانگو:** جناب اسپیکر صاحب! اس میں میں صرف ایک چیز add کرنا چاہوں گا جناب اسپیکر اگر آپ کی اجازت ہو میں اس میں ایک چیز add کرنا چاہوں گا جناب اسپیکر جس طرح جس شناختی کا روڈ کی حوالے سے ملک صاحب بات کر رہے ہیں دیکھیں جس کی لوکل اگرڈ ڈو میسائل کوئئہ کی بنی ہوئی ہیں لازمی ہیں اس کی باپ کا شناختی کا روڈ اس کے دادے کا شناختی کا روڈ کوئئہ سے بنا ہو گا ریکارڈ کے مطابق وہ ایک آپ کا فیملی سیریز ہے وہ چلے گا۔ یہ شناختی کا روڈ پہلے بناتے ہیں پنڈی سے بعد میں ان کا ڈو میسائل جو جعلی طریقے سے۔ اس پر سینٹ میں بھی ایک اس پر کمیٹی بنی ہے جو جعلی ڈو میسائل بعد میں بنائے گئے ہیں یہ اس طرح کا معاملہ ہے۔ جناب اسپیکر یہ سیریز جو ہے شناختی کا روڈ کا یہ پنڈی show ہو رہا ہے ڈو میسائل بعد میں انہوں نے کوئئہ سے حاصل کی ہے جو کہ جعلی ڈو میسائل کے زمرے میں آتا ہے۔

**وزیر تعلیم:** وہ یہاں کا کوئئہ کارہنے والا ہے وہ ریکارڈ میں موجود ہے سب کچھ۔

**جناب سعیم احمد کھوسہ (وزیر مال):** ایک کمیٹی بن چکی ہے تو اس نے فیصلہ کرنا ہے۔ کمیٹی میں بلا بھی لیں گے آپ کو وہ تو ابھی اس کو چار دن ہوئے ہیں اندر جان۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** کھوسہ صاحب تشریف رکھیں۔ اہمی صاحب آپ سب تشریف رکھیں کارروائی کی طرف آتے

ہیں۔

جن سوالات کے جواب نہیں آئے ہیں ان کوڈ بیفر کیتے جاتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو گئے ہیں۔ جی جمل کلمتی۔

**میر حمل کلمتی:** جناب اسپیکر! کچھ مہینے پہلے گورنمنٹ آف بلوچستان نے فرشمینوں کے لئے جس طرح صوبہ سندھ میں فرشمین کو آپریٹو سوسائٹی بنائی گئی ہے اُس طرز پر بلوچستان میں ایک کوآپریٹو سوسائٹی کا اعلان کیا۔ لیکن ماہی گیروں میں اُس وقت بڑی خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ اب کیونکہ وہ کوآپریٹو سوسائٹی، ماہی گیر جو ش لینڈ ہوتی ہے اُس پر گورنمنٹ ایک چھوٹی سی لیکس لگاتی ہے اور یہ کوآپریٹو سوسائٹی کا فنکشن یہ ہے کہ وہ غریب ماہی گیروں کی فلاح و بہبود اور ان کی بہتری کے لئے کام کرے اور جو ماہی گیری ضروری آلات وغیرہ جو ان کی ضرورتیں ہیں اُس فنڈ سے جو ماہی گیروں سے اکٹھا کیا جائے گا اور انہیں فنڈ زکو ماہی گیروں پر خرچ کیا جائے گا۔ لیکن یہ ایک نوٹیفیکیشن میرے پاس ہے جو تین یا چار اکتوبر کو میرے خیال سے نوٹیفیکیشن کیا گیا ہے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب تک اس کو آپریٹو سوسائٹی میں ماہی گیر یا اُنکے نمائندے میں ماہی گیر ان کو کہوں گا جو اس وقت سمندر میں جا کر کے فشگ کر رہے ہیں اور میں ان کو قطعی ماہی گیر نہیں کہوں گا جو ماہی گیروں سے مچھلی خریدتے ہیں اُنکو ہم برداشت کرتے ہیں۔ تو انکو میں ماہی گیر کہوں گا جو سمندر میں جا کر کے فشگ کرتے ہیں لیکن یہاں آپ دیکھیں کہ چیزیں میں کامران الیاس یہ کون ہے؟ سنا ہے کہ یہ حب کا بندہ ہے کراچی میں بیٹھا ہوا ہے۔ اشرف اقبال گوادر کا بندہ ہے لیکن فرشمین نہیں ہیں نہ ہی فشریز سیکٹر کے بارے میں الف سے ب تک جانتا ہو۔ وہاں بھی کراچی میں رہتا ہے جام صاحب کا خاص اور ناز بردار آپ اُس کو کہہ سکتے ہیں۔ باسط وہ گوادر میں ہے جو گوادر میں فیکٹری چلاتا ہے وہ ماہی گیر نہیں ہے۔ باہوت نہ وہ بھی ماہی گیر نہیں ہے اس میں جتنے بھی لوگ ڈالے گئے ہیں ان کا ماہی گیری سے الف اور ب اور نہ اس کا پیشتوں سے واسطہ ہو۔ تو آپ مجھے بتائیں کہ یہ پیسے جب اکٹھے کیتے جائیں گے تو یہ کہاں سے کیا surety ہے کہ وہ ماہی گیروں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ ہوں کیونکہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ ماہی گیر کیا ہے اور وہاں کے لوکل لوگ وہ ہیں جو وہاں پر بیٹھے ہوں ماہی گیروں کی بستیوں میں آباد ہوں اور جو اپنا احتساب خود کر سکیں تو وہ اس حوالے سے آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت سی پیک گوادر اور گوادر کی اہمیت میراڈسٹرکٹ ہے کہ آئے روز کبھی ماہی گیر روڈ کے لئے ہڑتال کر رہے ہیں کبھی ماہی گیر جے ٹی کے لئے ہڑتال کر رہے ہیں۔ ان ماہی گیروں کا قصور کیا ہے اُنہیں ماہی گیروں کی قربانیوں کی وجہ سے آج جس جگہ پر ہم نے گوادر پورٹ بنایا ہے وہ best بریڈنگ سائٹ ہے۔ وہاں پر پورے سال پورے ڈسٹرکٹ گوادر میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہو گی جہاں پورے سال مچھلی لوگ پکڑ سکتے ہیں لیکن وہ نیچرل ایک بریڈ واٹر تھا جہاں پورے سال لوگ وہاں مچھلیاں پکڑتے ہیں وہی ماہی گیر اس وقت۔ وی وی آئی پی موومنٹ ہوتی ہے پہلے تو

پریزینٹ یا پرائم منظر آتے تھے تو تین دن سمندر جانے پر انکو پابندی ہوتی تھی۔ اب تو ماشاء اللہ جام صاحب بھی پچھلی دفعہ آئے تو تین دن تک گوادر کے لوگ سمندر میں ایک ماہی گیر اگر ایک دن سمندر نہیں جائے تو میں اسکے لئے کیا کرے جا کر کے دیکھیں اسکو کھانے کا کچھ نہیں ملتا۔ وی آئی پی مومنٹ ہوتی ہے پوری سڑک گوادر کی تمام سڑکیں بند ایک دو کاندار دن میں تین سوروپے یا پانچ سوروپے کا کر کے اپنی فلبی کو چلاتا ہے گوادر میں ہر دوسرے دن وی آئی پی مومنٹ ہے۔ مطلب اس حد تک کہ این جی اوز والے بھی اگر آجائیں وزٹ پر گوادر تو وہ وہاں پر رود پر مومنٹ ہے چائیز گزرتے ہیں تو وہاں پر مومنٹ ہے دکانیں بند۔ تو لوگ کہاں جائیں کس کے پاس جائیں اور پھر اوپر سے یہ نیفیکشن جو سراسر ائمکان ساتھ نا انصافی ہے۔ ان لوگوں کو اس کمیٹی میں ڈالنا چاہئے۔ جو وہاں کے لوکل ماہی گیر ہوں جن کو ماہی گیروں کا درد ہو۔ میں اور میں کہتا ہوں کہ اس کمیٹی کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور ماہی گیروں کے مشاورت سے کیونکہ پیسے آپ ماہی گیروں سے ٹیکس جمع کرو گے ریونیوآپ وہاں سے لوگے۔ تو پیسے بھی اُنکے پیسے اُن کے کہنے پر پیسے خرچ ہونے چاہئے یہاں پر صاف لگتا ہے کہ یہاں پہلے سے ہی یہ پیسے جو ہیں ناہم گذگور نس کی بات حکومت کرتی ہے تبدیلی کی بات کرتی ہے تبدیلی سارے یہی ہیں تو اس پر آپ ایکشن لیں اور اس کمیٹی کے حوالے سے اس کو اس نو بنایا جائے۔ میں اگر کہوں کہ منظر صاحب نے بنایا ہے فشریز منظر نے تو میں انکو قصور وار نہیں کہوں گا۔ کیونکہ اس میں سے ایک بھی بندہ اُنکے ڈسٹرکٹ کا ہے نہ اُن کا ہے۔ تو منظر حاجی اکبر آسکانی صاحب ہیں میں اُن کو قصور وار نہیں ٹھہرا تا کیونکہ جو میرے ڈسٹرکٹ سے ہے وہ بھی صاحبِ حیثیت ہیں۔ اُنکا اس فشگ سے تعلق ہی نہیں ہے جو جام صاحب کے ڈسٹرکٹ سے ہے وہ بھی صاحبِ حیثیت ہیں اُن کا بھی فشگ سے کوئی تعلق نہیں ہے ابھی میں کیا بولوں ان میں دو کاندار ڈالے ہوئے ہیں اب دو کاندار کا فشگ کمیٹی سے کیا تعلق ہے۔ ان میں زمیندار ڈالے ہوئے ہیں۔ اُن کا کیا واسطہ ہے ان میں فیکٹری owners ڈالے ہوئے ہیں فیکٹری owners چاہتے ہیں کہ روزانہ۔ کہاں ماہی گیر سے دوروپے پچھلی کم خریدوتا کہ اُس کو نقصان دو مجھے زیادہ فائدہ ہو۔ تو براہ کرم میری آپ سے Request ہے اس ایوان کی توسیع سے کہ اس کے خلاف ایکشن لیں اور اس کمیٹی کو اس نو وہاں پر بیٹھ کے لوگوں کے مشاورت سے کریں۔ کیونکہ گوادر ترقی کے ایک سفر پر جا رہا ہے ترقی نظر تو نہیں آتی لیکن جا رہا ہے بھلی نہیں ہے پانی اب آگیا ہے تو سسٹم سارا تین سال بند ہے تو پانی لوگوں کو نہیں پہنچ رہا۔ تو یہ سارے ایشور ہیں میں نہیں چاہتا ہوں وہاں پر کوئی ایسا واقعہ و نہما ہو جہاں سے کوئی غلط نیوز گوادر کے حوالے سے جائے۔ گوادر کے لوگ پر امن لوگ اور شہری ہیں اور وہ خود نہیں چاہتے وہ خود قربانیاں دے رہے ہیں ڈولپمنٹ چاہتے ہیں وہ ڈولپمنٹ چاہتے ہیں کہ وہ ڈولپمنٹ اُن لوگوں کے لئے ہوں۔ نہیں ہوں کہ گوادر کے لوگ کہیں اور جا کر کے رہیں اور ان کی کوئی حیثیت ہی

نہیں ہو تو یہ سارے ایشور ہیں مہربانی کر کے اس بارے میں آپ نوٹس لیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** یہ کمیٹی کس نے حمل صاحب بنائی ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہے؟۔

**میر حمل کلمتی:** یہ جسٹر ارکوآ پر یو سوسائٹیز بلوچستان کوئی فشریز ڈیپارٹمنٹ سے یہ link ہے کیونکہ سندھ میں بھی یہ already ہے۔ اور سندھ میں بھی یہی ہوا ہے کہ ماہی گروں کی کمیٹی میں ایسے ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے سارے پیسے کر پشن کی نذر ہیں اب NAB میں کیس چل رہے ہیں۔ تو یہ بھی یہاں پر صاف نیت یہی لگتی ہے۔ وہ جو غریب لوگ ہیں اُنکے پیسے ان پر خرچ ہوں ان پر آپ کے through جس نے بھی بنائی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اس پر ہم concerned department کو ایک letter بھیجتے ہیں کہ وہ اس کمیٹی کے حوالے سے ہمیں جو معلومات ہیں وہ فراہم کریں کہ کس بنیاد پر انہوں نے کمیٹی بنائی ہے؟۔ یہ کاپی پھر آپ اسے اضاف کو دے دیں۔ ملک صاحب! کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ جی ملک صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جس طرح ہمارے اکثر دوست کہتے ہیں کہ گذشتہ دور حکومت میں۔ تو آج میں بھی کہوں گا کہ گذشتہ دور حکومت میں یہاں پر ایک قانون pass ہوا، زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے۔ اس میں یہ طے پایا کہ بلوچستان کے جتنے بھی زمیندار ہیں ان سے زرعی انکم ٹیکس کے نام سے ایک ٹیکس لیا جائے اور اس کی میرے خیال میں limit انہوں نے چار لاکھ کے بعد جو زمیندار جن کی انکم ہوتی ہے چار لاکھ کے بعد پھر ان سے پانچ ہزار روپے ان سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس وقت جب یہ قانون بنایا گیا اب تک یہ قانون تو بعض لوگوں کی میرے خیال میں ان کی شاید یہ ذہن میں بھی نہیں ہو زمینداروں کے حوالے سے کہ کس قسم کا قانون بنائے۔ لیکن حال ہی میں مجھے کسی وکیل نے بتایا تھا کہ بھی! اس قسم کا قانون بنائے۔ زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے جو گزشتہ تین چار سال پہلے کیئے ہیں اور جب زمینداروں سے اس قسم کی ٹیکس کی وصولی کی جائے گی پھر یہ کمیٹی اُن سے تمام جتنے تین سال ہو چکے ہیں چار سال، یہ کمیٹی اُن سے تمام پیسے وصول کیئے جائیں گے۔ ابھی حال ہی میں انہوں نے انکو زیارت کے زمینداروں کو جو ہے ایک نوٹس دی ہے اور ان کو تحصیلدار کے آفس میں بلا یا ہے کہ آپ زرعی انکم ٹیکس جمع کریں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! یہ زرعی انکم ٹیکس سندھ میں بھی ہو گا، یہ زرعی انکم ٹیکس پنجاب میں بھی ہو گا، اگر ہمارے سابقہ دور کے دوستوں نے یہ زرعی انکم ٹیکس کا جو قانون بنایا ہے تو پھر اس کی کم از کم یہ رکھتے وہاں پر تیس لاکھ کی آمدنی کے بعد آپ سے زرعی انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جناب اسپیکر صاحب۔ تیس لاکھ کی آمدنی کے بعد وہاں پر لوگوں سے زرعی انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ یہاں پر یہ limit ہو ہے انہوں نے چار یا پانچ لاکھ روپے رکھ دیا ہے اور اسکے بعد جو ہے

زرعی انکم میں وصول کیا جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان انہائی پسمند ہے لوگ چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں سندھ اور پنجاب کی طرح ہماری زرعی آب پاشی نہیں ہے۔ اگر ہم ٹیوب ویلوں کے ذریعے پانی نکالتے ہیں، میرے خیال میں اُس پر ایک لاکھ، ہیں تیس چالیس، دواں لاکھ تک اُسکا Bill بھی آ جاتا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ بھی اُس کی سب سیڈیٰ دیتی ہے، صوبائی گورنمنٹ بھی دیتا ہے اور اُس کے بعد دس ہزار زمیندار سے وصول کیا جاتا ہے۔ پھر ایک سیزناں بلوچستان میں ہوتا ہے گزشتہ دونوں آپ نے دیکھا کہ جو ہمارے ٹماڑ کا شت ہوا بلوچستان کے زمینداروں نے قلعہ سیف اللہ اور دوسرے اخلاص کے انہوں نے روڈوں پر اپنے ٹماڑ پھینک دیئے۔ اب اسی طرح ہمارا سیب شروع ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایران سے جو سیب آ رہا ہے براستہ طور خم افغانستان کے راستے اور ان کو افغانستان کا سیب declare کر کے اُس سے ٹیکس اُسی طرح افغانستان۔ چونکہ جو ایران کا ٹیکس ہے وہ دس فٹ کنٹیٹر کا میرے خیال میں سات لاکھ روپے ہے اور جو افغانستان کا ٹیکس ہے وہ اُس سے آدھا ہے ساڑھے تین لاکھ شاید اُس سے کم ہے۔ تو یہ کاروباری لوگ جو چند لوگ ہیں، یہ سیب بھی لاتے ہیں، یہ پیاز بھی لاتے ہیں یہ ٹماڑ بھی لاتے ہیں۔ ابھی میں اس وقت جو آپ روگنگ، چونکہ یہ اب قانون بن چکا ہے، حکومت کے ہمارے دوست بیٹھے ہیں صرف میری ان سے درخواست کر سکتا ہوں کہ اس قانون کے اندر ابھی ہم نے اور آپ نے مل کر ایک مشترک طور پر ایک قانون بنانا ہے کہ کم از کم یہ پچاس لاکھ، چالیس لاکھ کے بعد جو ہے بلوچستان کے زمینداروں سے یہ انکم ٹیکس وصول کیتے جائیں۔ پھر چار یا پانچ لاکھ پر پانچ ہزار وہ کم کر کے آپ تین ہزار کر دیں۔ تو میں چاہتا ہوں کہ وہ اور ہم مل بیٹھ کر اس پر تھوڑا home work کریں اور ایک کوئی ایسا قانون سازی کریں کہ اس سے بلوچستان کے زمینداروں کی جو بے چینی ہے وہ دور ہو سکے۔ آج میرے خیال میں دمڑ صاحب چلا گیا یہ سارے اُس کے علاقے کے ہیں، تقریباً چالیس پچاس زمیندار آئے تھے ان سب کو یہ notices مل چکے ہیں۔ شاید ابھی اس کا دائرہ کاروہ بڑھائیں، او ست محمد نصیر آباد، جعفر آباد، کوئٹہ اور پشاور میں بھی وہ جائیں۔ تو اُس پر فوری طور پر اگر آپ ان کو روک سکتے ہیں کہ ان کو روک لیں تاکہ صرف ایک ہی ضلع کے لوگوں سے اور پھر اُس کے بعد ہم اور جملہ کمیٰ اراکین اسمبلی اس پر بیٹھ کر کے کوئی نئی قانون سازی کریں، مہربانی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی سلیم ھوسہ صاحب۔

**میر سلیم احمد ھوسہ (وزیر مال):** یہ باقاعدہ آپ سوال لے آئیں تاکہ proper اس کا جواب دیا جائے اور اُس کے بعد اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی changes لانی چاہیے تو مل بیٹھ کر کے ہم اُسکے لئے بھی تیار ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے کوئی issue اتنا بڑا نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** چلیں یہ اسی طرح صحیح رہے گا کہ آپ ایک question اسمبلی میں لا آئیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** یہ چونکہ نیا قانون ہے جب تک ان زمینداروں یا اُس ڈسٹرکٹ کے اختیارداروں کو اگر آپ روک سکتے ہیں تو رولنگ دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں، میں ایک بارتب رولنگ دون گا جب مجھے اسکی پوری information میں collect کروں۔ اور جو انہوں نے policy بنائی ہے، اُس کو دیکھتے ہوئے پھر ہم رولنگ دے سکتے ہیں۔ ایک بار میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں پڑھا ہے اور نہ ہی۔ یہ پھر مجھے وہ کرادیں گے۔ اور جہاں تک آپ نے بات کی فشریز کے حوالے سے تو یہ جو notification ہے اس میں تو elected board of Committee Members directors for a period of Three Years. کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ یہ جو آپ نے مجھے دیا ہے۔ اس میں fishermen کے حوالے سے جو ہے۔ اس میں کوئی کمیٹی انہوں نے تشکیل نہیں دی۔ اچھا! وہ کمیٹی بھی اسی کے ذریعے پھر وہ ہو گی۔

**میر سلیم احمد گھوسم (وزیر مال):** بہتر یہ ہو گا کہ اکابر آسکانی صاحب آجائیں تو وہ بہتر طریقے سے بتا سکتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں fishermen کو بھی شامل کیا جائے تو میرے خیال میں اس میں تو کوئی ہرج نہیں ہے۔ ہو جانا چاہیے۔ ہم آپس میں بیٹھ کر۔

**میر حمل کلمتی:** اگر زمینداروں کا کوئی issue ہوتا ہے تو زمیندار ایکشن کا کمیٹی کا نامانندہ ہو۔ وگرنہ تو اُس کو تو زمینداروں کا پتہ ہی نہیں ہو گا۔

**وزیر مال:** اگر آپ سمجھتے ہیں کہ problem کا fishermen کا ہے اگر fishermen میں شامل نہیں ہے تو ہونا چاہیے اس میں۔ ہم بھی اس کے حق میں ہیں۔

**میر حمل کلمتی:** ہاں بالکل۔

**وزیر مال:** تو وہ آجائیں آسکانی صاحب آجائیں میں میں بیٹھ کر کے ہم اس مسئلے کو حل کر لیں گے۔

**میر حمل کلمتی:** ٹھیک ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بالکل۔ جی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب صدر حسین (سیکرٹری اسمبلی):** انجینئر زمرک خان اچنکھی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکرڈو کی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** نوابزادہ گہرام گٹھی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج اور اٹھارہ اکتوبر تک رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** میر یوسف عزیز زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** مکھی شام لعل صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ فریدہ بی بی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** میرضیاء اللہ لا گنو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**جناب سیکرٹری اسمبلی:** میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

بی جناب ثناء بلوج صاحب کی جانب سے تحریک التواء نمبر 01 موصول ہوئی ہے۔ قواعد و انصباط کا بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (A) 75 کے تحت تحریک التواء نمبر ایک پڑھ کر سناتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ صوبہ میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری کے باعث نوجوانوں بالخصوص سندیافتہ ڈگری ہولڈرز، ڈاکٹرز، انجینئرز، زرعی گریجویٹس، ویسٹرنی ڈاکٹرز اور تمام فنی ڈگری ہولڈرز نوجوانوں میں شدید مالیسی پائی جاتی ہے لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر بیروزگاری کے مستقل حل اور جامع پالیسی وضع کرنے پر بحث کی جائے۔ آیا تحریک التواء نمبر 01 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟۔ جوا رکین تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ مٹھانگان! آپ تحریک کے حق میں ہیں کہ نہیں ہیں؟۔ کھڑے ہو جائیں۔ آیا تحریک التواء نمبر 01 کو پیش کرنے کی منظوری دی جائے؟۔ تحریک کو قاعدہ نمبر (2) 75 کے تحت مطلوبہ ارکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہو گئی ہے لہذا ثناء بلوج صاحب آپ اپنی تحریک التوانہ 1 پیش کریں۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** شکریہ جناب اسپیکر۔ جس طرح میرے معزز ارکین نے فرمایا کہ اسمبلی کی اس پتلی صورتحال کو دکھتے ہوئے کوئی اتنی بڑی پالیسی ڈسکشن پر میرادل کم از کم نہیں کرتا۔ میں اس کو پڑھوں گا پھر اس کے لئے ایک دن مقرر کرتے ہیں اور اسکے لئے میری ایک گزارش ہے پڑھنے سے پہلے وہ یہ ہے کہ کیونکہ ابھی دو دن مزید ہمارا اجلاس نہیں ہونا ہے۔ میں اس کے ساتھ آؤں گا کافی اور ہماری تحریک التواء، resolutions، call attention notices وہ اس وقت pending ہیں ہماری پہلے یہ گزارش رہی ہے کہ اسمبلی کا ایک strategic plan بنائیں جس کے تحت یہ میں معلوم ہو کہ ہم روزانہ تقریباً اگر ایک دن کا gap دیتے ہیں تو دوسرے دن ہمارا اجلاس ہونا چاہئے۔ تو یہ مسلسل دو دو دن کے gap کے بعد اجلاس ہونا۔ اور اجلاس جو ہے بالکل نہ ہونا یعنی اس پرے ہم نے بیس دن ہم نے اس میں ہم کوئی پانچ دن بھی اجلاس نہیں کر پائے ہیں۔ اس سے جو بلوچستان کی اس وقت جو گھمیبر صورتحال ہے ہمارے گھمیبر مسائل ہیں اس پر کوئی پالیسی ڈسکشن نہیں ہو پا رہی ہے۔ اس پر کوئی strategic plan نہیں بن سکتا۔ اس کے حوالے سے بلوچستان جو ہے باقی صوبوں کے کم از کم پالیسی کے حوالے سے بھی باقی صوبوں کے برابر نہیں پہنچ سکتا ہے implementation تو دوسری بات ہے مثال کے طور پر نشیات کی بہت بڑی لعنت ہے اس کے حوالے سے ہمارا یہاں پر calling attentions بھی ہیں adjournment motions بھی ہیں۔ اسی طرح بیروزگاری کا جو جناب آج آیا، قدرتی وسائل پر بلوچستان کی پالیسی ابھی تک نہیں آئی جس پر ڈیبیٹ اور ڈسکشن کی ضرورت ہے ریکوڈ ک اور باقی آپ کے ایشور اس طرف پڑھے ہوئے ہیں اسی طرح یو تھ پالیسی ہے بلوچستان، باقی صوبوں میں، وہ ابھی تک نہیں بن سکا۔ ہیاتھ

کے حوالے سے بلوچستان کی نہ کوئی پالیسی ڈائریکشن ہے نہ کوئی strategic plan ہے۔ تعلیم کے حوالے سے جس طرح ابھی میں نے ذکر کیا اپنے محترم دوست، بھائی کو۔ یہ تجویز بھی دی کہ تعلیم کے حوالے سے جو فرقاً اور طریقہ کار بلوچستان کا ہے یہ اس رفتار کے تحت بلوچستان میں ابھی ہم چار سے پانچ فیصد تعلیم میں کمی آتی ہے۔ تو یہ بلوچستان کے قومی الیے ہیں یہ اتنے چھوٹے موٹے سوالات سے حل نہیں ہوں گے۔ اس پر بہت بڑی discussion اور debate کی ضرورت ہیں۔ اُس میں میرے خیال میں تمام حکومتی اراکین اور اپوزیشن موجود ہوں۔ ایک اور important مسئلہ۔ اسلئے کہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کوئہ سسٹم پر پرسوں کل، اسلام آباد ہائی کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے کہ کوئہ سسٹم کے خاتمے کے حوالے سے کمیٹی تشکیل دی ہے جو تین اس میں Lawyer شامل کئے ہیں جس میں بلوچستان کا کوئی نہیں ہے۔ کوئہ سسٹم CSS کے یا ملازمتوں کا فیڈرل میں سب سے بڑا جو مسئلہ ہے وہ بلوچستان کا ہے۔ لیکن بلوچستان کے اپنی ہی اسمبلی کو یہ پروادہ ہی نہیں ہے اُس کی حکومت کو کہ کوئہ سسٹم ختم ہو رہا ہے۔ ہمارے بچوں کو وفاق میں مستقبل میں وفاق میں کوئی بھی ملازمت مل نہیں پاسکے گی۔ کیونکہ ہمارے نہ وہ capabilities ہیں کہ یہ کیوں ختم ہو رہا ہے، کیسے ختم ہو رہا ہے آگے ہم کیا direction دے دیں، resolution پاس کریں، کورٹ میں جائے، نیشنل اسمبلی میں، سینٹ میں۔ یہ ایک ہمارا issue رہتا ہے، سی پیک پروز یا عظم صاحب ابھی چیف آرمی اسٹاف صاحب کے ساتھ گئے، سی پیک کا social component پر ایک ارب بلین ڈالر کا جو تقریباً ڈیڑھ سوارب روپے کے لاغت کا زیادہ کا ہے اُس پر sign MoU ہوئے، اور اُس میں بلوچستان کے حوالے سے ہمارا کیا Strategy ہونی چاہیے۔ کس طرح مل بیٹھ کر بلوچستان کے لئے کچھ چیزیں ہم بلوچستان کے حوالے سے لاسکے۔

(خاموشی۔ اذان عشا)

**جناب شاء اللہ بلوچ:** تو جناب اپسیکر! کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس حوالے سے اس اجلاس کے بعد آنے والے اجلاس کے حوالے سے پارلیمانی لیڈرز جو بھی ہیں جماعتوں کے، ان کو بلا میں باقی جو نمبرز جو سمجھتے ہیں relevant ہے۔ ان کو بلا میں اور یہ جو طریقہ کار ہے اس میں تھوڑی سی تبدیلی لا میں۔ باقی صوبوں میں ایسا نہیں ہے۔ یہ بھی ہمارے لئے تھوڑی سی سُکنی کا باعث بنے گا کہ اسمبلی کا اجلاس 20 دن کیلئے

بلا تے ہیں اس میں کارروائی صرف 5 یا 4 دن ہوتی ہے، T.A, D.A ہمیں 20 دن کے ملتے ہیں، this even as is not fair legislator کا۔ میں یہ تحریک التواء پڑھوں گا۔ اس پر یقیناً آج بحث نہیں ہو گی۔ کسی دن اس کیلئے مقرر کریں۔ اس کے علاوہ میرا ایک اور نوٹس بھی ہے، زیر و آور کا وہ بھی میں نہیں چاہوں گا۔ اگر آپ کہتے ہو پڑھ تو لوزنگا لیکن اُس کو بھی defer کر دیں۔ وہ important سا ایک ہے۔ جس میں بلوچستان کی ساری taxes development strategy process اُس کا منسلک ہے، جو بی آر اے نے نئے بلوچستان میں لگائے۔ گزشتہ 4 یا 6 سالوں سے، تو Sir میرا تحریک التواء ہے کہ تحریک یہ ہے کہ صوبے میں، میں قواعد و انصباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ صوبے میں بڑھتی ہوئی پیروزگاری کے باعث یہ روزگار نوجوانوں بالخصوص صنعت یافتہ، ڈگری ہولڈر، ڈاکٹر، ڈاکٹر ز، انجینئر ز، زرعی گریجویٹس، ویٹر نیزی ڈاکٹر ز اور دیگر تمام فنی ڈگری ہولڈر ز نوجوانوں میں شدید مایوسی پائی جاتی ہے۔ لہذا اسمبلی کی اجلاس کی کارروائی روک کر پیروزگاری کے مستقل حل اور ایک جامع پالیسی وضع کرنے پر بحث کی جائے۔ اس کے لئے جناب والا آگردن مقرر کروادیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک التوانگری 1 پیش ہوئی۔ لہذا تحریک التوانگری 1 مورخہ 18 اکتوبر 2019ء کی نشست میں بحث کیلئے منظور کی جاتی ہے۔ ایوان کی کارروائی۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** جناب اسپیکر! چونکہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اجلاس کو چلائے۔ اور اجلاس کا کورم پورا کریں۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ آج benches میں صرف ہمارے 3 یا 4 ہمارے وزراء صاحبان بیٹھے ہیں، باقی سب چلے گئے ہیں۔ تو کیا یہ صرف اپوزیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئیں۔ ہم تو آتے رہتے ہیں۔ لیکن ابھی سرکاری کارروائی ہے اور خود حاضر نہیں ہیں، لہذا جناب اسپیکر کورم کی نشاندہی میں نے کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** چونکہ کورم پورا نہیں ہے، اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 18 اکتوبر 2019ء بوقت سہ پہار 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:00 جگہ 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)